عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۷ | ۵ تا ۱۳، رجب المرجب ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱، مارچ ۲۰۱۸ء | شمارہ: ۱۲

موجودہ حالات میں واقعہ معراج کا پیغام

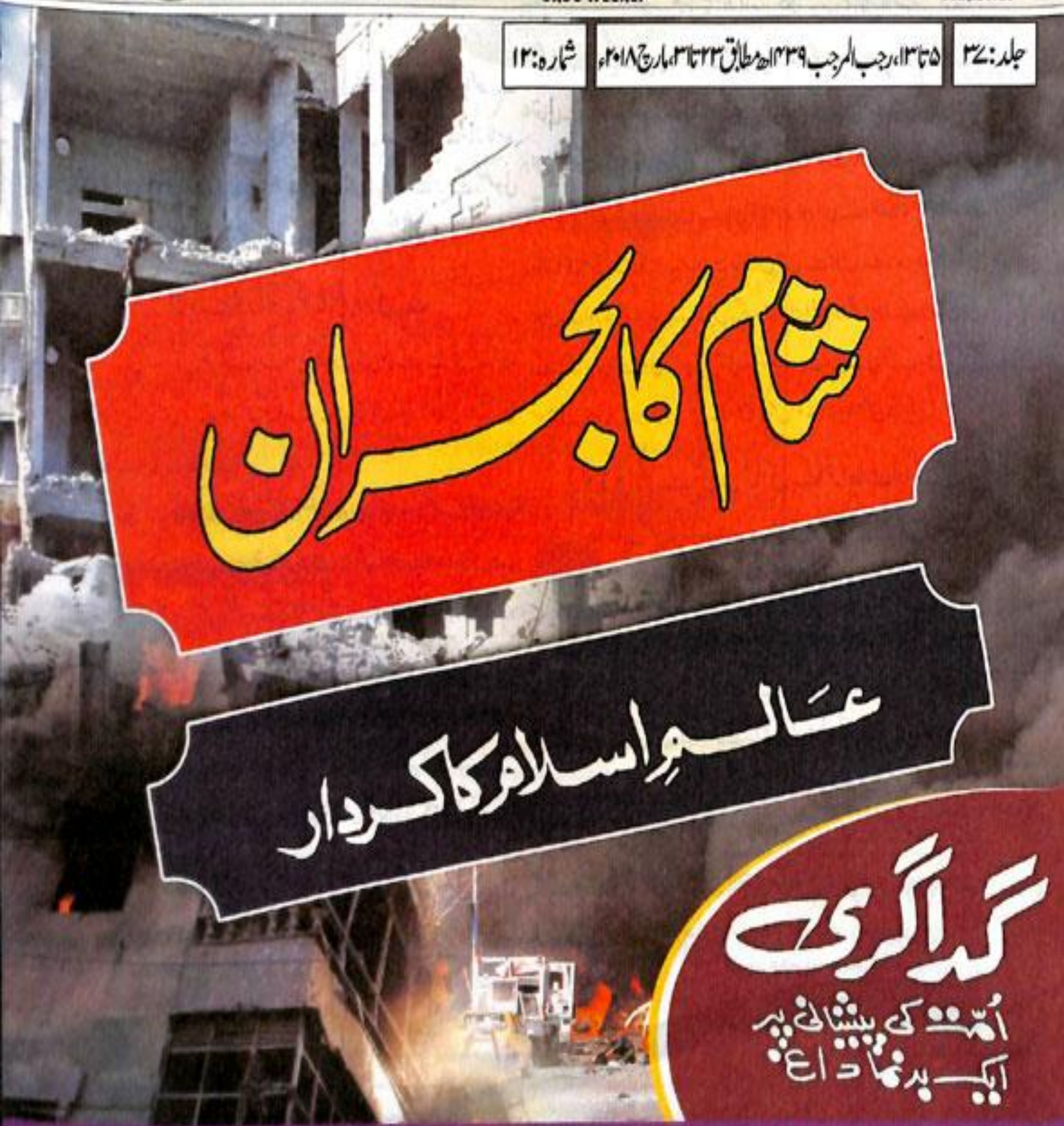

شام کا بحران

عالم اسلام کا کردار

گداگری

اُمت کی پیشانی پر ایک بدنما داغ

دورانِ نماز موبائل کی گھنٹی بند کرنے کا طریقہ

س:......اگر نماز کے دوران موبائل فون کی گھنٹی بجے تو کیا نماز کے دوران ہی موبائل بند کرسکتے ہیں؟

ج:......نماز میں موبائل کی گھنٹی بجنے کی صورت میں ایک ہاتھ سے اسکرین کو دیکھے بغیر موبائل بند کردیں تو اس کی گنجائش ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ موبائل بند کرنے یا سائلنٹ کرنے میں زیادہ وقت نہ لگے، معمولی وقت صرف کریں، ورنہ عمل کثیر کی وجہ سے نماز فاسد ہوجائے گی۔

گناہ سے فوراً توبہ کرنا ضروری ہے

س:......آج کل لوگ رات دن گناہوں میں ملوث رہتے ہیں اور گناہ کے بعد توبہ بھی نہیں کرتے بلکہ اس کو بعد پر ٹال دیتے ہیں، کیا مسلمان ہونے کی حیثیت سے ایسا کرنا جائز ہے؟

ج:......علماء فرماتے ہیں کہ گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ، ہر قسم کے گناہوں سے فی الفور توبہ کرنا واجب ہے، توبہ میں تاخیر کرنا بھی گناہ ہے اور ناجائز ہے۔ کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں، ممکن ہے کہ پھر موقع نہ ملے، اس لئے ہر وقت توبہ و استغفار کرتے رہنا چاہئے۔

”اتفقوا علی ان التوبة من جمیع المعاصی واجبة علی الفور ولایجوز تاخیرها سواء کانت المعصیة صغیرة او کبیرة۔“

(تفسیر روح المعانی، ص:۱۵۹، ج:۲۸، طبع بیروت)

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کون ہیں؟

س:......کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ الرضوان ایک ہی شخص ہیں یا علیحدہ علیحدہ شخصیات ہیں؟ ان کی آمد کے متعلق قرآن وحدیث کی رو سے بیان فرمائیں؟

ج:......حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان یہ دونوں الگ الگ شخصیات ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہود سے بچا کر اللہ تبارک و تعالیٰ نے صحیح سلامت زندہ آسمانوں پر اٹھالیا تھا اور قربِ قیامت میں آسمان سے ان کا نزول ہوگا اور یہ دجال کو قتل کریں گے، جبکہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان قربِ قیامت میں پیدا ہوں گے، ان کا نام محمد اور ان کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا اور یہ سادات خاندان میں سے ہوں گے۔ مدینہ منورہ میں ہوں گے اور مکہ مکرمہ تشریف لائیں گے، مقامِ ابراہیم اور حجرِ اسود کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت ہوگی۔ ان کا تفصیلی تذکرہ حدیث شریف کی کتاب مشکاۃ میں موجود ہے، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ (مشکاۃ، ص:۴۷۰ تا ۴۸۰، طبع قدیمی)

زکوٰۃ کی رقم سے بیٹی کی شادی کے اخراجات ادا کرنا

س:......ایک شخص کی بیٹی کی شادی ہورہی ہے اور اس شخص کے پاس شادی کے اخراجات نہیں ہیں، ایک چھوٹی سی دکان میں پانچ یا دس ہزار کا مال اس کی ملکیت ہے، اس کی بیٹی کے پاس بھی زیور یا نقد ملکیت میں نہیں، جہیز کی کچھ چیزیں رشتہ داروں نے مہیا کی ہیں۔ کیا اس صورت حال میں اس شخص یا اس کی بیٹی کے لئے زکوٰۃ کی رقم وصول کرنا اور اس سے شادی کے دیگر اخراجات سامان یا کھانا وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج:......سوال میں ذکر کردہ تفصیل اگر مبنی برحقیقت ہے تو اس صورت میں سائل کی بیٹی کے لئے زکوٰۃ کی رقم لینا جائز ہے اور قبضہ کرنے کے بعد وہ اس کی ملکیت تصور ہوگی اور اس سلسلہ میں بااختیار ہوگی، جس طرح اور جہاں چاہے اسے خرچ کرسکتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

جلد:۳۷ ۲۵تا۱۳رجب المرجب ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۳تا۳۱مارچ ۲۰۱۸ء شمارہ:۱۲

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیراعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیراعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

شام کے بحران میں عالم اسلام کا کردار	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
موجودہ حالات میں واقعہ معراج کا پیغام	۸	مفتی محمد صادق حسین قاسمی
گداگری امت کی پیشانی پر ایک بدنما داغ	۱۱	مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی
عقیدۂ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت (۴)	۱۳	ترتیب: مولانا عبدالحی مطمئن
کیا صحابہ کرامؓ کا اجماع وفاتِ عیسیٰؑ پر تھا؟ (۳)	۱۷	مولانا عبدالحکیم نعمانی
تحریک تحفظ ختم نبوت......(۲)	۲۰	حافظ محمد امین
ختم نبوت کانفرنس، بکی مروت	۲۳	مولانا محمد ابراہیم ادہمی
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی ودعوتی اسفار	۲۵	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

احادیثِ قدسیہ

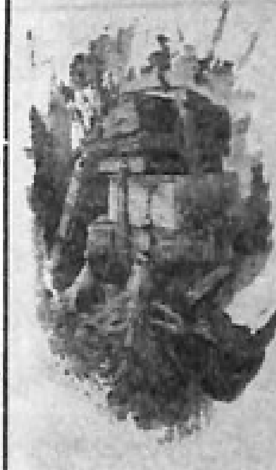

سحبان الہند حضرت مولانا
احمد سعید دہلویؒ

تسبیح، تحمید، استغفار اور درود شریف

حدیث قدسی ۸: حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں ایک سواری حاضر کی گئی، جب آپ نے اس کی رکب میں پاؤں رکھا تو ''بسم اللہ'' کہا اور جب آپ اس کی پیٹھ پر بیٹھے تو کہا: الحمدللہ! پھر یہ آیت پڑھی: ''سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الیٰ ربنا لمنقلبون'' پھر تین مرتبہ کہا: الحمدللہ! اور اللہ اکبر تین مرتبہ کہا۔ اس کے بعد فرمایا: ''سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت'' پھر آپ ہنسے۔ کسی نے دریافت کیا: اے امیرالمومنین! آپ کس چیز کے سبب ہنسے؟ آپؓ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سواری پر سوار ہوتے وقت یہ پڑھا تھا جو میں نے پڑھا، پھر آپ بھی ہنسے تھے اور میں نے آپؐ سے دریافت کیا تھا کہ یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے؟ آپؐ نے فرمایا: بے شک تیرا رب اس بندے سے بہت ہی خوش ہوتا ہے جو کہتا ہے: ''رب اغفرلی ذنوبی''... میرے رب! میرے گناہ بخش دے... اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''یہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔'' (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

آیت کا مطلب یہ ہے کہ: ''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے واسطے اس سواری کو فرمانبردار بنادیا، حالانکہ ہم کو اس کے تابعدار بنانے کی طاقت نہ تھی، اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔''

حدیث قدسی ۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دونوں فرشتے جو بندے کے اعمال کے محافظ ہیں وہ ہر دن اللہ تعالیٰ کی طرف بندے کا اعمال نامہ لے جاتے ہیں، پس اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کے نامۂ اعمال کی ابتدا اور انتہا میں استغفار کی کثرت پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے تمام وہ اعمال اپنے بندے کے بخش دیے جو ابتدا اور انتہا کے وسط میں ہیں۔ (بزاز)

یعنی شروع اور آخر کے درمیان جو کچھ کوتاہیاں اور گناہ ہیں، اس کو بخش دیا جاتا ہے۔

متفرق مسائل

س:...... کیا ان تکبیرات تشریق کو جان بوجھ کر چھوڑا جاسکتا ہے؟

ج:...... نہیں! جان بوجھ کر چھوڑنا شریعت کے حکم کی خلاف ورزی ہے جو کہ گناہ ہے۔ اور مرد حضرات کا خاموشی سے پڑھنا بھی شریعت کے حکم کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔

س:...... اگر کوئی فرض کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر پڑھنا بھول جائے تو کیا کرے؟

ج:...... سلام پھیرنے کے بعد جب تک باوضو قبلہ رخ رہتے ہوئے کسی سے بات چیت نہ کی ہو یا کسی کو سلام یا اس کے سلام کا جواب نہ دیا ہو اتنے وقت میں یاد آتے ہی تکبیر پڑھ لے۔

س:...... اگر کسی سے تکبیر تشریق بالکل ہی قضا ہوجائے تو ایسا شخص کیا کرے؟

ج:...... تکبیر تشریق کے بالکل چھوٹ جانے پر توبہ و استغفار کرے۔

س:...... ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ ذوالحجہ تاریخوں میں سے کسی ایک تاریخ میں کوئی خاص عمل بھی شریعت اسلامیہ نے دیا ہے؟

ج:...... جی ہاں! ان تاریخوں میں کسی عاقل، بالغ، اپنے شہر میں مقیم، مال دار کے پاس اپنی ذاتی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی مالیت ہو جس سے 612.50 گرام چاندی خریدی جاسکتی ہو تو اس پر ان تاریخوں میں سے کسی بھی ایک تاریخ میں قربانی کرنا واجب ہے۔

س:...... ذوالحجہ کے مہینے میں اگر کوئی شخص قربانی کرنا چاہتا ہو تو کیا اس کے لئے شریعت نے کوئی خاص عمل بتلایا ہے اور اس کی فقہی حیثیت کیا ہے؟

ج:...... شریعت اسلامیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی روشنی میں قربانی کرنے والے کو ایک خاص عمل بتلایا ہے جس کی حیثیت صرف ایک اچھا عمل ہونے کی ہے، جسے اصطلاح میں مستحب عمل کہتے ہیں، وہ یہ ہے کہ قربانی کرنے والے کے لئے بہتر اور افضل یہ ہے کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے سے پہلے لبیں (مونچھیں) ترشوالے، خط بنوالے، حجامت کی ضرورت ہو تو سر کے بالوں کی حجامت کروالے، غیر ضروری بالوں کی جسے چالیس دن کے اندر اندر صاف کرنا شریعت کا حکم ہے ضرورت ہو تو اس کی صفائی کرلے اور ناخن کتروالے، ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد یکم ذوالحجہ سے لے کر اپنی قربانی کے ذبح ہونے تک اوپر ذکر کردہ کاموں میں سے کوئی کام نہ کرے، گویا ایک طرح سے حاجیوں کے ساتھ مشابہت ہے۔

نماز

عملی تربیت کا پہلا اور بنیادی مرکز

حضرت مولانا
مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

شام کے بحران میں عالم اسلام کا کردار

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علٰی عبادہٖ الذین اصطفٰی

امریکا کے سپر پاور بننے کے بعد عالم اسلام اس کے نشانہ پر ہے۔ افغانستان، عراق، لیبیا، تیونس، برما وغیرہ ممالک کے بعد اب شام میں مسلمانوں کو آگ و بارود سے بھونا جارہا ہے۔ شام کا حکمران اپنی حکومت بچانے کے لئے نہتے شہریوں پر بمباری کررہا ہے، جس سے بالواسطہ اسرائیل اور امریکا کو فائدہ پہنچایا جارہا ہے، بلکہ انہی کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنے شہریوں کو قتل وذبح کیا جارہا ہے۔ اس پر تمام اسلامی ممالک کے عوام سراپا احتجاج ہیں۔ مسلم عوام اپنی اپنی حکومتوں سے اس جنگ کو رکوانے کے لئے کہہ رہے ہیں، لیکن مسلم حکمران ٹس سے مس نہیں ہورہے۔ حالانکہ پنجاب اسمبلی نے قرارداد منظور کرکے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ شام کے مسئلہ کو اقوام متحدہ سے حل کرایا جائے۔ اسی طرح جمعیت علمائے اسلام کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے بھی شام کے مسئلہ کے بارے میں کہا ہے کہ:

لاہور (نیوز رپورٹر) مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ شام میں تاریخ کے بدترین مظالم پر کوئی درندہ صفت انسان ہی خاموش رہ سکتا ہے، شام میں ہونے والے مظالم پر عالمی اداروں کو جو کردار ادا کرنا چاہئے تھا وہ نہیں کیا جارہا ہے، بلکہ پس پردہ مختلف سازشیں کھیلی جارہی ہیں۔ ان انسانیت سوز مظالم کے خلاف جے یو آئی جمعہ ۹؍مارچ کو ملک بھر میں یوم احتجاج کے طور پر منائے گی۔ مرکزی میڈیا آفس کے مطابق وہ پارٹی رہنماؤں مولانا محمد امجد خان، حافظ حسین احمد، محمد اسلم غوری، مفتی ابرار احمد سے گفتگو کررہے تھے۔ مولانا فضل الرحمٰن نے علماء وخطباء سے اپیل کی ہے کہ وہ جمعہ کے اجتماعات میں شام میں مسلمانوں پر تاریخ کے بدترین مظالم کے خلاف قراردادیں منظور کرائیں اور کارکن اور قوم سراپا احتجاج ہوکر سڑکوں پر آئیں۔ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ اقوام متحدہ، سلامتی کونسل اور عالمی ادارے شام میں بے گناہ مسلمانوں پر مظالم رکوانے میں کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ عالم اسلام کی بے حسی کے نتیجے میں برما میں بے گناہ شہریوں کا پہلے قتل عام ہوا اور اب شام میں بے گناہ مسلمانوں کی لاشیں تڑپ رہی ہیں، لیکن اسلامی ممالک خواب غفلت میں پڑے ہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ شام میں بے گناہ شہریوں پر ظلم وستم کی انتہا ہوچکی، لیکن مسلم حکمرانوں سمیت عالمی برادری بھی خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے جو قابل مذمت اور قابل افسوس ہے۔ انہوں نے کہا کہ غوطہ میں مسلمانوں کا قتل عام اور عورتوں اور معصوم بچوں کو زندہ جلانے پر انسانی حقوق کے ٹھیکیداروں نے بھی چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم دنیا کو ان مظالم کو رکوانے کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی برادری کا کردار ہمیشہ جانبدارانہ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۹؍مارچ کو پوری قوم شام کے عوام کے ساتھ یکجہتی کے لئے بھرپور احتجاج ریکارڈ کروائے۔ (روزنامہ اسلام کراچی، ۷؍مارچ ۲۰۱۸ء)

روزنامہ اسلام کے اداریہ نویس نے اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ: ’’عالمی میڈیا کے مطابق روسی صدر پیوٹن نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ روس نے شام میں نئے اور مہلک ہتھیاروں کا تجربہ کیا ہے۔ روسی صدر کا یہ اعتراف ایک ایسے موقع پر سامنے آیا ہے جب شام عالمی طاقتوں کے

مفادات کے ٹکراؤ کا مرکز بن چکا ہے اور یہاں رونما ہونے والے واقعات کے اثرات تقریباً تمام عالم اسلام کو اپنی لپیٹ میں لے رہے ہیں۔

شام کے دارالحکومت دمشق کے مضافات میں واقع علاقہ مشرقی غوطہ پر شامی حکومت اور اس کے اتحادیوں کے حملوں کے باعث بے گناہ شہریوں کی بڑے پیمانے پر ہلاکتوں نے پوری دنیا کے مسلمانوں کو اضطراب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ بے گناہ شہریوں کی بڑے پیمانے پر ہلاکتیں بڑا انسانی المیہ شمار کیا جاسکتا ہے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ بے گناہ مسلمانوں کی ان ہلاکتوں کے پس پشت "مذہبی عوامل" بھی کارفرما ہیں۔ بظاہر یہ جنگ شامی حکومت اور اس کے باغیوں کے درمیان لڑی جارہی ہے لیکن بدقسمتی سے شامی عوام کی اکثریت اس جنگ میں محض ایندھن کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ شام کے عوام حکومتی افواج، ان کی مددگار ایرانی حمایت یافتہ ملیشیا، روسی فضائی قوت اور مقامی و غیر ملکی جنگجو گروہوں کی لڑائی کے درمیان پھنس کر رہ گئے ہیں۔ شام کے بحران میں ایک طرف بشارالاسد، ایران، عراق، حزب اللہ اور دیگر ایرانی حمایت یافتہ گروپ ہیں جن کی پشت پر روس موجود ہے تو دوسری طرف شام کے مختلف شہروں کے عوام، سعودی عرب، اردن اور دیگر عرب ممالک ہیں جن کی پشت پناہی امریکا کرتا دکھائی دے رہا ہے۔ ترکی بھی بظاہر عرب اتحاد کے ساتھ ہے لیکن وہ بعض معاملات میں امریکا کی مخالفت بھی کر رہا ہے۔ مذکورہ تناظر میں یہ اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ بظاہر ایک ملک کے عوام اور حکومت کے درمیان جاری لڑائی دراصل عالمی طاقتوں کے مفادات کا کھیل ہے، جس میں مسلم ممالک کی حکومتیں کٹھ پتلیوں کے طور پر استعمال ہو رہی ہیں اور ان کے عوام بے بسی کے ساتھ اپنے بھائی بندوں کا لہو بہتے دیکھ رہے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ شام کی خانہ جنگی میں آخر عالمی طاقتوں کا کیا مفاد کارفرما ہے اور مصیبت زدہ شامی عوام کے لئے عالم اسلام کیا کردار ادا کر سکتا ہے؟ دراصل اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ مشرق وسطیٰ کے حالات اور شام میں جاری کھیل کے کرداروں، پس پردہ عوامل اور زمینی حقائق کے ساتھ ساتھ اس امر کا ادراک بھی کیا جائے کہ عالم عرب کے خونی منظرنامے اور بدترین حالات میں کون سی قوت سب سے زیادہ فائدہ اٹھا رہی ہے اور اس کا مستقبل محفوظ ہوتا دکھائی دے رہا ہے؟ غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ شام کے خوفناک حالات میں امریکا اور روس براہ راست آمنے سامنے آچکے ہیں۔ روسی صدر کی جانب سے شام میں نئے ہتھیاروں کے تجربے کا اعلان دراصل امریکا سے زیادہ اس کے اتحادیوں کے لئے سنگین نتائج کی دھمکی ہے۔ روس عالمی سطح پر سوویت یونین کا کردار ادا کرنے کی پوزیشن میں آتا جارہا ہے، روس چین کے ساتھ مل کر نئے سوشلسٹ بلاک کی تشکیل کر سکتا ہے، جبکہ دوسری طرف امریکا اپنی عالمی ساکھ اور واحد سپر پاور کے کردار کا تحفظ چاہتا ہے۔ مذکورہ عوامل کے علاوہ سرزمین عرب میں موجود قدرتی وسائل کے بے پناہ ذخائر اور مواقع پر تسلط بھی دونوں طاقتوں کے پیش نظر ہے، کیونکہ ان وسائل پر دسترس کے ذریعے ہی یہ طاقتیں دنیا پر اپنی بالادستی قائم رکھ سکتی ہیں۔ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ بے پناہ قدرتی وسائل اور مواقع کے باوجود عالم اسلام اپنے نااہل اور پست خیال حکمرانوں کی بدولت عالمی طاقتوں کے لئے کھیل کا ایک وسیع میدان کی حیثیت اختیار کر چکا ہے، جہاں یہ طاقتیں اپنی مرضی کے مطابق چالیں چلتی رہتی ہیں اور نت نئے تجربات میں مصروف ہیں۔ ان طاقتوں کے درمیان اصل جھگڑا لوٹ مار کے مال سے اپنا حصہ وصول کرنے پر ہے، ورنہ عالم اسلام کو جنگ کا میدان بنانے اور اس کے وسائل کی لوٹ مار پر یہ سب طاقتیں عملی طور پر ایک جیسا ہی موقف رکھتی ہیں۔ یہ امر عالم اسلام کے حکمرانوں کی صوابدید پر مشتمل ہے کہ وہ کس طاقت کو کتنا حصہ دیتے ہیں؟

عالمی طاقتوں کے علاوہ عالم عرب میں جاری فتنہ وفساد اور کشت وخون میں ایک فریق ہر لحاظ سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ بدیہی طور پر یہ قوت اسرائیل ہے جو گریٹر اسرائیل کے منصوبے پر تیزی سے عمل پیرا ہے۔ خطے میں اسرائیل مخالف تمام ممالک شام کے قضیہ میں بری طرح الجھ چکے ہیں۔ شام کے قصائی حکمران بشارالاسد کو اسرائیل کے بڑے مخالف کا کردار تفویض کر کے اسرائیل مخالف بعض گروہوں کو شام میں سنی مسلح جتھوں سے لڑوا دیا گیا ہے جبکہ دوسری طرف عرب ریاستوں کے سامنے ایران کو ایک جارح، متشدد اور توسیع پسند ریاست کے طور پر پیش کیا گیا ہے، ایران کے اس تاثر میں خود اس کے مذہبی پیشواؤں کا فرقہ وارانہ کردار بھی کسی سے کم نہیں ہے، چنانچہ شام کا بحران ہر لحاظ سے پیچیدہ، سنگین اور نتائج کے اعتبار سے مہلک ترین ہوتا جارہا ہے۔ فرقہ وارانہ بنیادوں پر چھڑنے والے فتنہ وفساد نے عالم عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ داعش جیسی خطرناک تنظیموں کی آڑ میں

لادین تہذیب کو مسلم ممالک پر مسلط کرنے کی راہ ہموار کی جارہی ہے۔ان حالات میں مسلم ممالک کے ارباب فکرودانش، اہلِ علم، دردِ دل رکھنے والے مقتدر افراد اور عوامی وسماجی سطح پر کام کرنے والی تنظیموں کو آگے آنے اور مسلم عوام اور حکومتوں کو درست سمت کی طرف متوجہ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ شام کے بحران کو تشدد کے ذریعے حل نہیں کیا جاسکتا۔شام کے قضیہ نے مسلمانوں کے کسی متفقہ پلیٹ فارم کے تصور کو شدید طور پر مجروح کردیا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم ممالک کے مابین رابطوں کو نئے سرے سے بحال کیا جائے۔قرآن وسنت نے مسلمانوں کے باہمی نزاع کو ان کے لئے خطرناک قرار دیا ہے اور ماضی اور حال اس حقیقت کے گواہ ہیں کہ مسلمانوں کو باہمی تنازعات ہی نے تباہ کیا ہے، چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ عالم اسلام میں حکومتوں کی سطح پر مکالمے کا آغاز کیا جائے۔اس مہم میں پاکستان اور ترکی کی قیادتیں بنیادی اور ٹھوس کردار ادا کرسکتی ہیں۔عالم عرب کو درپیش خطرات اس امر کی غمازی کررہے ہیں کہ خدانخواستہ یہی حالات دیگر اسلامی ریاستوں کے ساتھ بھی پیش آسکتے ہیں۔ ترکی نہ چاہتے ہوئے بھی شام کی جنگ کا حصہ بن چکا ہے جبکہ پاکستان کو پڑوسی ملک بھارت سے اسی نوعیت کے خطرات لاحق ہیں، جس کی موجودہ قیادت اسرائیل کے تعاون سے پاکستان کو سبق سکھانے کے لئے خاصی پُرجوش دکھائی دے رہی ہے۔حالات مسلم ریاستوں کے حق میں نہیں ہیں۔ان حالات کو قرآن کریم کے بتائے ہوئے طریقے، باہمی اتحاد اور امن وصلح کے ماحول ہی سے اپنے حق میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔‘‘

(اداریہ روزنامہ اسلام کراچی، ۳۰؍مارچ ۲۰۱۸ء)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے رئیس اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ نے درج ذیل بیان دیا ہے کہ:

’’اسلام آباد (پ ر) وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر اور جنرل سیکریٹری مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا ہے کہ شام میں جاری انسانیت سوز مظالم پر امن کے دعویداروں کی خاموشی افسوسناک ہے، معصوم بچوں اور خواتین کا قتل عام کرکے جنگی جرائم کا ارتکاب کیا جارہا ہے، امت مسلمہ کے حوالے سے اقوام متحدہ سمیت عالمی برادری کا کردار ہمیشہ جانبدارانہ رہا، بارود کی بارش برسا کر بستیوں کی بستیاں تباہ کی جارہی ہیں، کیمیائی ہتھیار استعمال ہورہے ہیں لیکن انسانی حقوق کے نام نہاد چیمپین خاموش تماشائی کا کردار ادا کررہے ہیں، انہوں نے کہا کہ شام میں جنگ بندی کے لئے مسلم حکمرانوں کو میدان میں آنا ہوگا، بطور خاص پاکستان اور ترکی کو اس سلسلے میں قائدانہ کردار ادا کرنا چاہئے اور سسکتے ہوئے مظلوم مسلمانوں کی دادرسی کرنی چاہئے۔وفاق المدارس کے رہنماؤں کا کہنا تھا کہ گزشتہ ایک ماہ میں سینکڑوں بچوں سمیت ہزاروں افراد کو شہید کردیا گیا لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی، ہم شام کے مسلمانوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں اور حکومت پاکستان اور اقوام متحدہ سمیت تمام عالمی برادری سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس مسئلے کا فوری حل تلاش کیا جائے اور مسلمانوں کی نسل کشی بند کی جائے، شام میں جاری انسانی بحران کا واحد حل بشارالاسد جیسے ظالم سے نجات میں ہے، اسے فوری طور پر ہٹایا جائے اور لوگوں کو امداد پہنچائی جائے، تاکہ انسانی جانوں کے ضیاع کو روکا جاسکے۔ انہوں نے مساجد کے ائمہ اور وفاق المدارس سے منسلک تمام علماء کرام سے اپیل کی کہ وہ جمعہ کے خطبات میں شام میں جاری مظالم کے خلاف اور وہاں کے مظلوم مسلمانوں کے حق میں قراردادیں پاس کرائیں اور شامی مسلمانوں کے لئے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں۔‘‘

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲؍مارچ ۲۰۱۸ء)

اللہ تبارک وتعالیٰ شام کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے، اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ اسلامی غیرت وحمیت سے نوازے اور انہیں مسلمانوں کی جان ومال کے تحفظ کی توفیق عطا فرمائے۔تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ شام کی عوام کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد فرمائیں اور ان کی مشکلات کے حل کے لئے قنوت نازلہ اور دوسری دعاؤں کا خاص اہتمام فرمائیں۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیّدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

موجودہ حالات میں واقعۂ معراج کا پیغام

مفتی محمد صادق حسین قاسمی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت اور آپ کی حیاتِ بابرکت میں پیش آنے والے حیرت انگیز واقعات میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے عبرت اور نصیحت کے بے شمار پہلو رکھے ہیں، سیرتِ رسول کا کوئی چھوٹا بڑا واقعہ ایسا نہیں ہے، جس میں رہتی دنیا تک کے لئے انسانوں اور بالخصوص مسلمانوں کو پیغام وسبق نہ ملتا ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ کی ذات کو انسانوں کے لئے نمونہ قرار دیا، جس نمونے کو دیکھ کر اور جس صاف و شفاف آئینہ میں صبح قیامت تک آنے والے لوگ اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں اور اپنے شب و روز کو سدھار سکتے ہیں، الجھنوں اور پریشانیوں میں راہِ عافیت تلاش کرسکتے ہیں، آلام ومصائب کے دشوار گزار حالات میں قرینۂ حیات پاسکتے ہیں، یورشِ زمانہ سے نبرد آزمائی اور فتنہ وفساد کے پرخطر ماحول میں حکمت و تدبر کے راستہ منزل سے رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔ غرض یہ کہ سیرت کا کوئی واقعہ اور کوئی پہلو ایسا نہیں کہ جس میں مسلمانوں کے لئے ان گنت نصائح نہ ہوں۔

چنانچہ سیرتِ رسول کے حیرت انگیز معجزوں اور واقعات میں سے واقعۂ معراج بھی ہے۔ تاریخ انسانی کا نہایت محیر العقول اور سیرتِ رسول کا بے مثال معجزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات ہی کے کچھ حصے میں جسم وروح کے ساتھ بیداری کی حالت میں عالم بالا کی سیر کرائی اور اپنے قرب کا اعلیٰ ترین مقام عنایت فرمایا، جنت وجہنم کا مشاہدہ کروایا، نیکوں اور بدوں کی سزا و جزا کا معائنہ کروایا، نبیوں سے ملاقات ہوئی، ہر جگہ آپ کی عظمت و رفعت کا چرچا کروایا، رحمتوں کی بارش فرمائی اور انعامات والطاف سے خوب نوازا اور امت کے لئے عظیم الشان تحفہ نماز کی شکل میں عطا کیا، اور قیامت تک کے لئے انسانوں کو اپنے معبود اور خالق سے رابطہ کرنے اور اپنے مالک سے راز ونیاز کرنے کا سلیقہ بخشا۔ واقعۂ معراج بے شمار سبق آموز پہلوؤں اور عبرت خیز واقعات کا مجموعہ ہے۔ اس واقعۂ معراج کی روشنی میں ہمارے لئے موجودہ عالمی حالات میں بھی کئی ایک نصیحت آموز ہدایات ملتی ہیں جس کے ذریعہ گرد وپیش میں چھائے ہوئے تاریک ماحول اور ظلم و ستم کی اندھیری رات میں ہم چراغ ایمان کو فروزاں کرسکتے ہیں اور مایوسی وناامیدی کی گھٹا ٹوپ تاریکی میں امید کی شمع روشن کرسکتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں واقعہ معراج کے پس منظر کو ذہنوں میں تازہ کرنا پڑے گا اور ان حالات کی چیرہ دستیوں کو دیکھنا ہوگا جن کے بعد یہ ایک عظیم الشان سفر کروایا گیا، آیئے ایک طائرانہ نظر ان حالات پر ڈالتے ہیں۔

> **واقعہ معراج ان جاں گسل حالات میں، اور ان حوصلہ شکن ماحول میں بھی امید ویقین کا پیغام دیتا ہے، اور سربلندی وعروج کی خدائی منصوبہ بندی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔**

معراج کا پس منظر:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پیغام حق لے کر کھڑے ہوئے اور توحید کی دعوت شروع کی، انسانوں کو اللہ کی طرف بلانے کا آغاز فرمایا تو آپ کے مخالفین اور دشمنوں کی پوری جماعت ہر وقت آپ کی ایذا رسانی میں رہتی، جو کل تک آپ کو اپنا عزیز و محبوب سمجھتے تھے وہی آپ کی عداوت اور مخالفت میں پیش پیش رہنے لگے، مکہ میں طلوع ہونے والا سورج ہر دن ایک نئی مصیبت اور تکلیف لے کر آتا اور پیغمبر اسلام اور آپ کے ماننے والے صحابہ کرامؓ کا امتحان لیتا، ان مصیبت کی گھڑیوں میں اور ان آزمائشی حالات میں باہر آپ کی حمایت کرنے والے اور آپ کا تعاون فرمانے والے آپ کے چچا ابوطالب تھے جو اپنے بھتیجے کو چاہتے بھی تھے اور اس کی نصرت وتائید میں ڈھال بنے ہوئے تھے، بیرون زندگی میں چچا کی حمایت آپ کے لئے مضبوط سہارا تھا، اور اسی چچا کی رعایت اور ان کی عظمت کے پیش نظر دشمنوں کو کھلے عام آپ کو ستانے کی ہمت بھی نہیں ہوپاتی اور آپ کے مشن ودعوت میں رکاوٹ کا موقع نہ ملتا، دعوتی محنت سے بوجھل بدن اور انسانیت کی فلاح و بہبودی میں تڑپنے والا تھکا ہارا جسم لے کر جب آپ گھر تشریف لاتے تو آپ کی ہمت بڑھانے والی اور آپ کے حوصلوں کو تقویت پہنچانے والی آپ کی وفا شعار اہلیہ

محترمہ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ تھی جو ہر اعتبار سے اپنے شوہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتی۔

ان دونوں کے تعاون سے آپ اپنے مقصد میں لگے ہوئے تھے کہ ۱۰ ؍نبوی میں آپ کے چچا ابو طالب کا انتقال ہو گیا اور تین ماہ بعد آپ کی غم گسار بیوی حضرت خدیجہؓ بھی دنیا سے چل بسیں۔

(رحمۃ للعالمین:۱/۹۲) آپ کو ان دونوں کے اس طرح چل بسنے سے بہت غم اور تکلیف ہوئی، یہاں تک کہ اس سال کو عام الحزن قرار دیا گیا کہ غم کا سال ہے کہ نبی کے مضبوط سہارے چھن گئے۔ ابو طالب کا چونکہ رعب ودبدبہ تھا اس لئے دشمن اب تک آپ کی کھلے عام ایذا رسانیوں کی ہمت نہیں پاتے تھے لیکن ابو طالب کے بعد ان کی جرأتیں بڑھ گئیں، چنانچہ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ ابن ہشام لکھتے ہیں کہ:

ایک ہی سال میں ام المومنین خدیجہؓ اور آپ کے چچا ابو طالب کا انتقال ہوا اور ان دونوں کے انتقال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تر مصائب اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ حضرت خدیجہؓ آپ کی سچی مددگار تھیں، ہر ایک بات آپ ان سے بیان فرماتے تھے اور ابو طالب آپ کے پشت پناہ اور مددگار تھے۔ جب ابو طالب کا انتقال ہو گیا تو قریش کو آپ کی ایذا رسانی میں جرأت پیدا ہوئی جو پہلے میسر نہ تھی، یہاں تک کہ ایک خبیث نے راستہ میں رسول کے سر مبارک پر خاک ڈالی۔

(سیرت ابن ہشام:۱/۲۷۷ مترجم)

ان تکلیف دہ حالات میں اور مکہ والوں کی بے اعتنائیوں سے آپ نے طائف کا سفر کیا تاکہ وہاں کے لوگوں کو دین حنیف سے مانوس کیا جائے اور اسلام کی ٹھنڈی چھاؤں فراہم کی جائے، امید کی شمع دل میں روشن کئے اور شوق وجذبات کے ساتھ آپ نے طائف کے سفر کی شروعات کی لیکن یہاں پر بھی آپ کے ٹوٹے دل پر تیر وتلوار چلائے گئے، اور آپ کو جو اذیت دی گئی، عاشق رسول، رئیس القلم حضرت مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی رقت انگیز تحریر میں ملاحظہ کیجئے کہ: آگ میں پھاندنے والوں کی جو کمریں پکڑ پکڑ کر گھسیٹ رہا تھا، وہی کمر کے بل گرایا جاتا تھا، پتھر مار مار کر گرایا جاتا تھا، گھٹنے چور ہو گئے، پنڈلیاں گھائل ہو گئیں، کپڑے لال ہو گئے، معصوم خون سے لال ہو گئے، نوعمر رفیق نے سڑک سے بے ہوشی کی حالت میں جس طرح بن پڑا اٹھایا، پانی کے کسی گڑھے کے کنارے لایا، جوتیاں اتارنی چاہیں تو خون کے گوندے وہ تلوے کے ساتھ اس طرح چپک گئی تھیں کہ ان کا چھڑانا دشوار تھا اور کیا کیا گزری، کہاں تک اس کی تفصیل کی جائے، خلاصہ یہ ہے کہ طائف میں وہ پیش آیا جو کبھی نہیں پیش آیا۔

(النبی الخاتم:۵۰)

عروج وسربلندی کا آغاز:

ان سخت مراحل سے گزرنے، ابتلا وآزمائش کی کٹھن راہوں سے بڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو وہ عروج وبلندی عطا فرمانے کا فیصلہ فرمایا جو کسی اور نبی کے حصے میں نہیں آیا، وہ عظیم الشان اعزاز اور بے مثال فضیلت بخشنے کا اعلان فرمایا کہ جس کا اب تک کوئی حق دار نہیں تھا، اور سب سے بڑھ کر ٹوٹے دل کو سہارا دینے، تنہا ویکتا تصور کرنے والے کو اپنی نصرت ومعیت کا احساس دلانے اور سب سے بڑھ مخالفین کی ریشہ دوانیوں کا سد باب کرنے اور اسلام کے پیغام کو وسعت بخشنے کا یہ ایک تاریخی اعزاز ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر معراج کی شکل میں عطا کیا گیا۔ اس عظیم سفر کا مقصد بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ رقم طراز ہیں کہ: ”۱۰ ؍نبوی گزر گیا، ابتلاء وآزمائش کی سب منزلیں طے ہو چکیں، ذلت ورسوائی کی کوئی نوع ایسی نہ باقی رہی کہ جو خداوند ذوالجلال کی راہ میں نہ برداشت کی گئی ہو، اور ظاہر ہے کہ خدائے رب العزت کی راہ میں ذلت اور رسوائی سوائے عزت اور رفعت اور سوائے معراج اور ترقی کے کیا ہو سکتا ہے؟ چنانچہ جب شعب ابی طالب اور سفر طائف کی ذلت انتہاء کو پہنچ گئی تو خداوند ذوالجلال نے اسراء ومعراج کی عزت سے سرفراز فرمایا اور آپ کو اس قدر اونچا کیا کہ افضل الملائکہ المقربین یعنی جبریل بھی پیچھے رہ گئے اور ایسے مقام تک رسائی کرائی جو کائنات کا منتہیٰ ہے یعنی عرش عظیم تک جس کے بعد اب اور کوئی مقام نہیں۔“ (سیرت المصطفیٰ:۱/۲۸۸)

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ فرماتے ہیں کہ: ”یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ضیافت وعزت افزائی تھی، جو آپ کی دل داری و دل نوازی اور طائف کے ان زخموں کو مندمل کرنے اور توہین وناقدری اور بے گانگی وبے وفائی کی تلافی کے لئے تھی جس کے سخت امتحان سے آپ وہاں گزرے تھے۔“ (نبی رحمت:۱۸۹)

ناکامی کے بعد کامیابی:

ایسی بھی کوئی شام نہیں ہے، جس کی سحر نہ ہو اور ایسا بھی کوئی ظلم نہیں جو بڑھ کر ختم نہ ہو گیا، عداوت و دشمنی کی بھی حد ہوتی ہے، مکر وفریب بھی ایک انتہا کو جا کر دم توڑ دیتا ہے، ناکامی کے منصوبے بنانے والوں کے منصوبے بھی خدائے حکیم کے سامنے چل نہیں سکتے، بدخواہی کے خواب دیکھنے والے اور برائی کی سازشیں کرنے والے بھی بوکھلاہٹ کا شکار ہوتے، چنانچہ اسلام کے چراغ کو بجھانے اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں رکاوٹوں کو پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی اور اپنی ایذا رسانیوں اور ظلم وزیادتیوں سے یہ سمجھ بیٹھے کہ اب گویا اسلام کی محنت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی جدوجہد ختم ہو جائے گی، مصائب و

مشکلات کے حوصلہ شکن حالات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار صحابہ کرامؓ کے عزائم کو پست اور ان کی کوششوں کو روک دیں گے، لیکن انہی ظاہری ناکامیوں سے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کی فتح مندی اور کامرانی کی شکلوں کو پیدا فرمایا، شعب ابی طالب کی اسیری، سفر طائف کی ناکامی اور مضبوط سہاروں کے اٹھ جانے کے غم والم کو اللہ تعالیٰ نے دور کرنے کا فیصلہ فرمادیا اور چونکہ آپ خاتم النبیین بنا کر بھیجے گئے، آپ کا لایا ہوا پیغام دنیا کے ہر گوشے میں پھیلنا اور ہر خطے میں پہنچنا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کا انتظام فرمایا اور پھر اسلام کی کامیابی کا دور شروع ہوا، ہجرتِ مدینہ کا حکم ہوا، مدینے کے قبائل شوق و جذبات کے ساتھ حلقہ بگوشِ اسلام ہونے لگے، فتوحات کے دروازے کھلے، اجنبیت اور تنہائی کے دن پورے ہوئے اور فداکاروں و جاں نثاروں کا ایک جم غفیر آپ کے اشارۂ ابرو پر سب کچھ لٹانے کو تیار ہوگیا۔

طلبِ مدد کا خدائی کا نسخہ:

اس عظیم الشان سفر میں جو خاص تحفہ نماز کی شکل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا گیا وہ دراصل ہر مشکل اور پریشانی کو دور کرنے، ہر زخم کو مندمل کرنے اور ہر غم والم سے نجات پانے کا خدائی نسخہ ہے، جس نے ٹوٹے ہوؤں کو جوڑنے اور رب سے تعلق مضبوط کرنے کا آسان راستہ بتادیا، ناموافق حالات اور ناسازگار ماحول میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے اور اس کی توجہات کو مبذول کرانے کے لئے نماز سے بڑھ کر کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ خود قرآن مجید میں حکم دیا گیا کہ: ''اور صبر اور نماز سے مدد طلب کرو، نماز بھاری ضرور معلوم ہوتی ہے، مگر ان لوگوں کو نہیں جو خشوع (یعنی دھیان اور عاجزی) سے پڑھتے ہیں۔ (البقرۃ:۴۵) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جتنے احکامات دیے گئے وہ تمام روئے زمین پر نازل ہوئے لیکن صرف وہ مہتم بالشان عبادت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا کر عنایت فرمایا، گویا پریشان حال بندوں کے تعلق کی راہوں کو آسان کردیا۔ ڈاکٹر مصطفیٰ السباعیؒ لکھتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات نماز کو فرض کر کے اس طرف اشارہ کردیا کہ: بندوں تمہارے نبی کا جسم و روح کے ساتھ معراج کرنا یہ ایک معجزہ ہے، لیکن تمہارے لئے ہر دن پانچ مرتبہ یہ سعادت ہے کہ تمہاری روح اور دل معراج کر کے میری طرف آتے ہیں۔''

(السیرۃ النبویۃ، دروس وعبر:۵۹)

موجودہ حالات میں پیغام:

اس وقت مسلمان دنیا کے چپے چپے میں ظلم و زیادتی کا شکار ہیں، عداوت ودشمنی کے تاریک ماحول میں پھنسے ہوئے ہیں اور جان و مال، عزت و آبرو، اسباب و وسائل تمام دشمنوں کے قبضے میں ہیں، تذلیل وتحقیر کا دردانگیز سلوک کیا جارہا ہے، فلسطین کے معصوم بچے، بے قصور نوجوان، عفت مآب عورتیں، بوڑھے مرد سب ظلم کے شکنجوں میں جکڑے ہوئے ہیں، ملک شام میں خونِ مسلم کی ارزانی کا دردناک منظر ہے، ہنستے چہکتے گھروں کو ویران و قبرستان بنایا جارہا ہے، لاکھوں مسلمان مرد وعورت، جوان و بوڑھے قتل وخون کے سفاکانہ کھیل میں جام شہادت نوش کرچکے ہیں، ہندوستان کی سرزمین بھی مسلمانوں کے لئے نت نئے آفتوں کو پھیلانے کے درپے ہے، نوجوانوں پر الزامات عائد کر کے ان کی زندگیوں کو اجیرن بنایا جارہا ہے، وطن عزیز کو خاص رنگ میں رنگنے کی پوری کوشش کی جارہی ہے، مسلمانوں کے دین وشریعت پر ناروا حملے کئے جارہے ہیں، عائلی قوانین کو کالعدم کرنے کی سازش کی جارہی ہے، یکساں سول کوڈ کو نافذ کرنے اور طلاق وغیرہ کو بہانہ بنا کر اور گاؤ کشی کے عنوان پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ظلم وتشدد کیا جارہا ہے۔

لیکن واقعہ معراج ان جاں گسل حالات میں، اور ان حوصلہ شکن ماحول میں بھی امید و یقین کا پیغام دیتا ہے، اور سربلندی وعروج کی خدائی منصوبہ بندی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ جب ایمان والے دین حق پر استقامت کے ساتھ جمے رہیں گے اور حالات کا مقابلہ کرتے رہیں گے تو پھر وہی خدائی قدرت پستیوں سے نکال کر سربلندیوں پر پہنچائے گی، جن کو ذلیل وحقیر سمجھا جاتا رہا ان کے سر عزت و وقار کا تاج رکھے گی، اور جن کو مٹانے کی کوششیں کی جاتی رہیں ان ہی کے وجود سے دنیا کے نقشے کو بدلے گی، ظلم کا خاتمہ ہوگا، ناانصافیوں کا دور ختم ہوگا، حقوق تلفی کا بازار سرد پڑے گا، قتل وخون کا میدان ٹھنڈا ہوگا، بقول فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کہ: ''معراج کا واقعہ مسلمانوں کی دلداری اور طمانیت کا سامان ہے کہ وہ مصیبت اور مایوس کن حالات کی وجہ سے حوصلہ نہ ہاریں، بلکہ اس طرح کے واقعات ان کے پائے استقامت کو مضبوط تر کرتے رہیں اور خدا پر ان کا یقین بڑھتا جائے کہ جیسے رات کی تاریکیوں سے صبح کی پو پھٹتی ہے، اسی طرح باطل کے غلبہ وظہور کے بعد حق ایک نئی آب وتاب کے ساتھ دنیا کی ظلمتوں پر چھا جاتا ہے....(پیامِ سیرت:۱۱۹)

شرط یہی ہے کہ ایمان و یقین اور استقامت کے ساتھ دین متین پر قائم رہیں اور شریعت وسنت کی تعلیمات پر دل و جان سے عمل پیرا ہوں تو ان شاء اللہ! عروج و سربلندی کا خدائی وعدہ ضرور بالضرور اس دور میں بھی پورا ہو کر رہے گا۔''

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

☆☆..................☆☆

گداگری..... امت کی پیشانی پر ایک بدنما داغ

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

ایک اخباری سروے کے مطابق پوری دنیا میں جو لوگ گداگری کا کام کرتے ہیں اور بھیک پر اپنی زندگی گذارتے ہیں، ان میں ۲۵ فی صد تعداد مسلمانوں کی ہے، یعنی ہر چار بھکاری میں سے ایک مسلمان ہوتا ہے، یہ نہایت افسوس اور شرم کی بات ہے کہ جس امت کے پیغمبر نے تعلیم دی ہو کہ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے، گداگری کے لئے وہ امت مشہور ہوجائے، یہ بات بہت کڑوی ہے؛ لیکن سچائی پر مبنی ہے۔

آج کل ہماری مسجدوں، مذہبی مقامات اور دینی اجتماعات کی ایک پہچان گداگروں کا ازدحام اور ایک خاص لے اور دھن میں ان کی طرف سے سوالیہ کلمات کی تکرار بھی ہے، ان میں بعض کے اندر الحاح کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہے اور آپ کے لئے ان کو نظر انداز کر کے آگے بڑھ جانا دشوار ہوتا ہے، بعض کی جرأتِ رندانہ بھی قابل دید ہوتی ہے، اگر آپ نے انہیں بھیک نہیں دی یا بھیک کی مطلوبہ مقدار نہیں دی، تو ان کی خشمگیں نگاہ کو سہے بغیر چارہ نہیں، کچھ ایسے فرزانے بھی ہیں جو آپ کو دو چار صلواتیں سنانے سے بھی نہیں چوکتے، وہ اس طرح سوال کرتے ہیں کہ ناواقف آپ کو ان کا مقروض سمجھ بیٹھے، مذہبی مقامات کے علاوہ سیاحتی مقامات، ریلوے اسٹیشن، بس اسٹینڈ اور ٹریفک سگنل کی جگہیں جہاں گاڑیوں کے رکنے کی نوبت آتی رہتی ہے، اس گروہ کے پسندیدہ اور مستجاب مقامات ہیں، اس لئے یہاں ان کی وافر تعداد نہ صرف یہ کہ آ موجود ہوتی ہے؛ بلکہ کمال اخلاص اور کمال استقامت کے ساتھ صبح کی پو پھٹنے سے لے کر رات گئے تک اپنے محاذ پر ڈٹی رہتی ہے، پولیس والوں کا محصول اور گاہے ڈنڈوں کے ذریعہ ان کی تنبیہ اور دینے والوں کی ڈانٹ ڈپٹ ان کو نہ ملول خاطر کرتی ہے اور نہ ان کے پائے استقامت میں کوئی تزلزل آنے دیتی ہے، اس لحاظ سے ثابت قدمی میں وہ ایک نمونہ کا درجہ رکھتے ہیں۔

یہ گداگر بھی انواع واقسام کے ہیں، کچھ صحت مند وتوانا، کچھ واقعی مریض اور زیادہ تر مصنوعی مریض، مریض اور معذور عام طور پر بے کار شمار کئے جاتے ہیں؛ لیکن اس میدان میں وہ نہایت کار آمد اور مفید ہیں؛ اسی لئے بہت سے صحت مند بھکاری نابینا اور معذور فقیروں کا تعاون حاصل کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد سے پتھر دلوں کو موم بنانے کا کام انجام دیتے ہیں، ان میں بچے بھی ہیں، جوان بھی اور بوڑھے بھی، مرد بھی ہیں اور خواتین بھی، کم سن لڑکیاں بھی جوان لڑکیاں اور سن رسیدہ عورتیں بھی، گداگری کے اس پیشہ میں ہر طرح کے لوگ موجود ہیں، ایسے گروہ بھی پکڑے گئے ہیں جو دیہاتوں اور دور دراز علاقوں سے بچوں کو پکڑ کر لاتے ہیں اور انہیں کسی قدر معذور بنا کر ان سے گداگری کراتے ہیں، زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ گداگری کے لئے بھی جدید ذرائع کا استعمال شروع ہو گیا ہے؛ چناں چہ بعض فقراء انٹرنیٹ کی مدد سے عالمی سطح پر اپنی رسائی کو وسیع کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گداگروں کا یہ گروہ اس کو ایک آسان اور سہولت بخش ذریعہ معاش تصور کرتا ہے، چند ماہ پہلے اخبارات میں یہ خبر آئی تھی کہ دنیا میں گداگروں کی آمدنی کا اوسط کئی ہزار روپے ... ہے، خاص خاص مواقع جیسے رمضان المبارک اور عید وغیرہ میں اس میں خاصا اضافہ ہوجاتا ہے، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ اس پیشہ سے دستبردار ہونے کو کسی طور تیار نہیں ہیں، اگر آپ انہیں کام کرنے کو کہیں یا خود اپنے یہاں کام کرنے کی دعوت دیں تو وہ ایسا منہ بنائیں گے کہ گویا آپ نے ان کی بے عزتی کی ہے، غرض وہ اپنے پیشہ پر قانع بھی ہیں اور مطمئن بھی اور انہیں اس پر نہ کوئی حجاب ہے اور نہ عار! اس بات سے مزید دکھ ہوتا ہے کہ ان میں بہت ہی قابل لحاظ تعداد ہمارے مسلمان بھائیوں کی ہے اور جس امت کو سب سے بڑھ کر غناء اور استغناء کی تعلیم دی گئی ہے، وہی اس اخلاقی بیماری میں پیش پیش ہے۔

اسلام سے پہلے بعض مذاہب میں مذہبی لوگوں کے لئے کسب معاش کی اجازت نہیں تھی اور ان کا گزر اوقات اسی طرح ہوتا تھا کہ وہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کریں اور لوگوں کی نذر و نیاز پر زندگی گزاریں، ہندوؤں کے یہاں برہمن کے حقوق میں یہ بات شامل تھی کہ لوگ اسے دان کیا کریں، بدھشٹوں کے یہاں مذہبی رہنماؤں اور بھکشوؤں کو کسب معاش کی ممانعت ہے اور وہ لوگوں کے عطیات پر زندگی گزارا کرتے تھے، عیسائیوں کے یہاں جب رہبانیت اور

ترکِ دنیا کے فلسفہ نے قبولِ عام حاصل کیا تو نہ صرف مذہبی رہنما؛ بلکہ عوام میں بھی زاہد قسم کے لوگوں نے اس بات کو ضروری سمجھا کہ وہ کسبِ معاش چھوڑ دیں اور لوگوں کے دیے ہوئے پر اپنی زندگی گزاریں؛ لیکن اسلام نے اوّل روز سے ہی کسبِ معاش کو ضروری قرار دیا، قرآن نے کہا کہ اللہ کی بندگی سے فارغ ہونے کے بعد کسبِ معاش کی کوشش کرنی چاہئے اور مال کو فضل الٰہی سے تعبیر کیا (الجمعہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تجارت فرمائی، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور اکابر صحابہؓ نے تجارت کی، حضرت علیؓ اور بہت سے صحابہؓ نے محنت ومزدوری کر کے اپنی ضروریات پوری کیں اور تلاشِ رزق کی تحسین فرمائی گئی۔

اسلام نے توکل کی تعلیم ضرور دی؛ لیکن لوگوں نے جو بے عملی اور فرائض سے پہلو تہی کو توکل کا نام دے رکھا تھا، اس کی اصلاح بھی فرمائی۔ اسلام نے بتایا کہ توکل یہ نہیں ہے کہ اسبابِ دُنیا کو ترک کر دیا جائے؛ بلکہ توکل اسباب کو اختیار کرنے کے بعد نتائج کو اللہ پر چھوڑ دینے کا نام ہے، اس لئے کسبِ معاش توکل کے منافی نہیں، گداگری پیدا ہی اس لئے ہوتی ہے کہ انسان کسبِ معاش کی تگ ودو سے دل چرانے لگے، اس کے سدباب کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف کسبِ معاش کی اہمیت کو واضح فرما کر گداگری کے اصل سبب کو ختم کرنا چاہا، اور دوسری طرف گداگری کی مذمت فرمائی اور اسے سختی سے منع کیا، ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کچھ سوال کیا، آپ نے ان سے فرمایا کہ: تمہارے پاس کیا کچھ سامان ہے؟ انہوں نے کہا میرے پاس تو محض ٹاٹ اور پیالہ ہے، آپ نے وہ دونوں چیزیں منگوائیں اور ان کی بولی لگائی، ایک صاحب نے ایک درہم قیمت لگائی، دوسرے شخص نے دو درہم، آپ نے اسے دو درہم میں فروخت کر دیا، پھر ایک درہم میں کلہاڑی کا پھل منگایا اور کلہاڑی بنا کر اسے حوالہ کر دیا اور ایک درہم اسے دے کر ارشاد ہوا کہ اس سے اپنی ضرورت پوری کریں اور کلہاڑی سے لکڑی کاٹ کر لائیں اور فروخت کریں اور ایک ماہ تک پھر کہیں بھیک مانگتے ہوئے نظر نہیں آئیں، ان صاحب نے اس ہدایت پر عمل کیا اور ایک ماہ کے بعد اس حال میں تشریف لائے کہ کئی درہم ان کے پاس موجود تھے اور وہ گداگری کو چھوڑ چکے تھے۔ (سنن ابی داؤد:۱۶۴۳، سنن ابن ماجہ:۲۱۹۸، عن انسؓ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ بات کہ تم اپنی پیٹھ پر لکڑی کے گٹھے کاٹ کر لاؤ اور اسے فروخت کرو اس سے بہتر ہے کہ تم لوگوں کے سامنے دستِ سوال پھیلاؤ، وہ چاہیں تو دے دیں، چاہے تو نہیں دیں۔" (بخاری، کتاب الزکاۃ، باب استعفاف فی المسئلۃ، حدیث نمبر:۲۰۴۰، عن الزبیر بن العوامؓ)

اس طرح کے بعض اور واقعات بھی منقول ہیں، حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ دو شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور کچھ طلب کیا، آپ نے مشورہ دیا کہ جنگل جاؤ، لکڑی کاٹو اور اسے فروخت کرو، انہوں نے ایسا ہی کیا، پہلے لکڑیاں بیچ کر کھانے کی اشیاء خریدیں، پھر سوتا خریدا، پھر سواری کے لئے گدھے خریدے اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں برکت رکھی ہے۔ (مجمع الزوائد: ۳/۳۹)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنے سے صحابہؓ کو اس درجہ منع فرمایا اور اس کی تعلیم دی کہ وہ معمولی چیزیں مانگنے سے بھی احتراز کرتے تھے، حضرت ابوبکرؓ کا حال یہ تھا کہ اگر اونٹنی کی لگام نیچے گر جاتی، تو اونٹنی کو بٹھاتے اور خود لگام لیتے، لگام بھی دوسروں سے مانگنے کے روادار نہیں تھے۔ (حوالہ سابق) یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا نتیجہ تھا، حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت ثوبانؓ دونوں کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے عہد لیا کہ کسی سے سوال نہ کریں، یہاں تک کہ اگر کوڑا نیچے گر جائے تو وہ بھی دوسرے سے نہ مانگیں۔ (مجمع الزوائد:۳/۳۹)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مستغنی ہونے کے باوجود سوال کرے، وہ اپنے لئے جہنم کی چنگاریوں میں اضافہ کر رہا ہے، دریافت کیا گیا: مستغنی ہونے سے کیا مراد ہے؟ "وَمَا ظَهَرَ غِنِيَةٌ" ارشاد ہوا: جس کے پاس رات کا کھانا موجود ہو۔ (حوالہ سابق) گویا جس شخص کے پاس ایک وقت کا کھانا موجود ہو اس کے لئے دستِ سوال دراز کرنا روا نہیں، حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ سوال قیامت کے دن صاحب سوال کے چہرے پر خراش کی صورت میں ظاہر ہوگا، اب جو چاہے اسے اپنے چہرہ پر باقی رکھے۔ (حوالہ سابق:۹۶) اور حضرت حبشی بن جنادہؓ کی روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ جس نے فقر وحتاجی کے بغیر سوال کیا، گویا وہ چنگاری کو کھاتا ہے۔ (حوالہ سابق) حضرت ثوبانؓ کی روایت میں ہے کہ پیسہ رکھنے کے باوجود سوال کرنا قیامت کے دن اس کے چہرے پر عیب کی صورت اختیار کرے گا "كانت شينا في وجهه يوم القيامة" (حوالہ سابق) غور کیجئے کہ دنیا کی چند روزہ زندگی میں اگر چہرے پر بدنما دھبہ آجائے تو انسان اس کو دور کرنے کے لئے کتنا پریشان ہوتا ہے، آخرت کی دائمی زندگی میں جب اہل جنت خوب صورت ترین شباہت میں ہوں گے، انسان کو اپنے عیب دار اور داغ دار چہرے پر کتنی شرم ساری ہوگی، خاص کر ایسی صورت میں کہ لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگی کہ رنگ ونور کی اس بستی میں کوئی شخص اتفاقی اور پیدائشی طور پر بدصورت نہیں

ہے؛ بلکہ اس کی بدصورتی اس کی بداعمالیوں کا عکس ہے، کتنا عجیب ہے کہ بننے سنورنے والا انسان اس دائمی بدروئی اور بدصورتی کے بارے میں فکرمند نہ ہو!

گداگری، فقر واحتیاج کا نتیجہ نہیں؛ بلکہ اس کا اصل سبب تن آسانی وسہل انگاری اور مفت خوری وپطن پروری کی خو ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ انسان نے حیا اور غیرت کی چادر کو تار تار کردیا ہے، اگر انسان میں قوتِ ارادی اور خودداری ہو اور اپنی عزت وآبرو عزیز ہو، تو وہ دوسروں کے سامنے دستِ سوال نہیں پھیلا سکتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو عفیف وآبرومند رکھنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے عفیف رکھتے ہیں اور جو مستغنی رہنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے استغنا عطا فرماتے ہیں۔ (مجمع الزوائد: ۹۵/۳، بحوالہ مسند احمد)— خودداری کے اسی مزاج کو باقی رکھنے کے لئے اسلام نے زکاۃ کا اجتماعی نظام قائم کیا کہ لوگ بیت المال میں زکاۃ جمع کریں اور بیت المال ضرورت مندوں کا حسبِ ضرورت تعاون کرے، کیوں کہ سرکاری ادارہ سے کوئی مدد حاصل کرنے کی صورت میں انسان کا جذبہ خودداری ختم نہیں ہوتا اور حجاب وحیا کی کیفیت باقی رہتی ہے، جب انسان ایک دوسرے سے سوال کرنے لگتا ہے تو پہلے زبان کھولے نہیں کھلتی، دل پر پتھر رکھ کر اپنا مطلب پھیلاتا ہے، پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ نہ تو آنکھوں میں خجالت کی کیفیت باقی رہتی ہے، نہ زبان کو اظہار مدعا میں کوئی جھجک باقی رہتی ہے اور نہ ہاتھ کو لوگوں کے سامنے دراز ہونے میں کوئی عار!

کسی بھی قوم کے لئے یہ بات نہایت شرم ناک ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے جو قوم کے مستقبل ہوتے ہیں، جوان مرد وعورت جن میں محنت اور تگ ودو کی صلاحیت ہوتی ہے، جو قوم کا اثاثہ اور اس کے ہاتھ پاؤں ہیں، ان میں بے عملی اور بے ضمیری پیدا ہوجائے، اس سے زیادہ قابل افسوس بات اور کیا ہوسکتی ہے؟!

گداگری کے سدباب کے لئے مثبت اور منفی اقدامات کی ضرورت ہے، مثبت اقدام یہ ہے کہ ایسے بچوں کو تعلیم میں لگایا جائے، بہت سے سرکاری وغیر سرکاری ادارے ہیں جہاں بچوں کی مفت تعلیم کا انتظام ہے، انہیں ایسے اداروں میں پہنچایا جائے، جو خواتین اور مرد کام کرنے کے لائق ہیں انہیں مزدوری پر لگایا جائے، آج کل مزدوروں کی کھپت بہت زیادہ ہے، اصل دشواری تعلیم یافتہ بے روزگاروں کے لئے ہے اور گداگری کے پیشہ میں زیادہ تر ناخواندہ اور ان پڑھ لوگ ہیں، انہیں محنت مزدوری پر آمادہ کیا جاسکتا ہے، جو لوگ واقعی جسمانی اعتبار سے معذور ہوں ان کے لئے اقامت گاہیں قائم کی جائیں، یا گورنمنٹ کی طرف سے بنے ہوئے رفاہی اداروں تک ان کو پہنچایا جائے۔

منفی اقدام سے مراد یہ ہے کہ گداگری کی حوصلہ شکنی کی جائے، مسجدوں اور درگاہوں کے ذمہ داران انہیں وہاں بیٹھنے اور بھیک مانگنے سے روکیں، مذہبی اجتماعات، جمعہ وعیدین کے مواقع پر بھی انہیں بھیک مانگنے سے منع کیا جائے اور ان کی حوصلہ شکنی کی جائے، ان کو بھیک نہ دی جائے، یہ بھیک مانگیں تو کام کرنے کی ترغیب دی جائے، اس طرح ان کی حوصلہ شکنی ہوگی اور یہ باعزت طریقہ پر کمانے کے عادی ہوں گے۔ بہت سے لوگ جمعہ وغیرہ میں کھلے پیسے لے کر آتے ہیں اور روپیہ دو روپیہ ہر فقیر کو دیتے چلے آتے ہیں، بہ ظاہر یہ کارِ خیر ہے؛ لیکن بالواسطہ یہ اپنی قوم کے ایک گروہ کو گداگری کا عادی بناتا ہے، اس لئے اس سے اجتناب ہی قوم کے مفاد میں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمارے سامنے موجود ہے کہ ایک طرف آپ نے بھیک مانگنے والوں کو دینے سے انکار کردیا اور دوسری طرف انہیں محنت ومزدوری کرکے اپنی ضروریات پوری کرنے کی ترغیب بھی دی اور اس کی تدبیر بھی فرمائی، اگر ہم اپنی قوم کو اس لعنت سے بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی ان میں یہ مزاج پیدا کرنا ہوگا کہ وہ اپنے گاڑھے پسینے بہا کر کمائیں اور آدھے پیٹ کھائیں؛ لیکن دوسروں کے سامنے سوال کے ہاتھ پھیلا کر بے آبروئی کا راستہ اختیار نہ کریں!! ☆☆

احمد پور سیال جھنگ میں ختم نبوت سیمینار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دفتر ختم نبوت احمد پور سیال میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا جس کی صدارت مقامی امیر مولانا سید عبدالرحمٰن شاہ نے کی۔ سیمینار ۲۰ فروری ظہر سے عصر تک جاری رہا۔ سیمینار میں احمد پور سیال کے پچاس کے قریب علماء کرام نے شرکت کی۔ سیمینار سے مولانا سید عبدالرحمٰن شاہ، مولانا سید عباس علی شاہ، مولانا مفتی سید حبیب احمد شاہ، مولانا حافظ محمد علی شورکوٹ شہر، مولانا غلام حسین جھنگ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مقررین نے علماء کرام اور خطباء مساجد سے درخواست کی کہ وہ ہر ماہ کم از کم ایک جمعہ ختم نبوت کے عنوان پر پڑھائیں تاکہ نسل نو کو قادیانی دجل وفریب سے آگاہی ہوسکے، نیز علماء کرام سے کہا گیا کہ وہ ایک دوسرے کی عزت واحترام کریں اور مساجد کی کمیٹیوں سے ائمہ وخطباء کے اختلاف دور کرنے کے لئے بھی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ احمد پور سیال میں مجلس کا موثر یونٹ کام کررہا ہے۔ ناظم تبلیغ مولانا انیس الرحمٰن نے اپنے ایک ڈیڑھ مرلہ کے پلاٹ میں بنا ہوا مکان مجلس کے نام دفتر کے لئے عنایت فرمایا ہے، اسی دفتر میں سیمینار منعقد ہوا۔ سیمینار مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ سیمینار کے اختتام پر مولانا غلام حسین کی معیت میں جھنگ کا سفر کیا گیا۔ ملہوآنہ موڑ پر معروف ثناخواں جناب طاہر بلال چشتی کی مسجد میں مغرب کی نماز ادا کی اور عشاء کے بعد جھنگ سٹی کی معروف مسجد ''جامع مسجد شیریں'' میں مولانا شجاع آبادی نے درس دیا۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

عقیدۂ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت

سوالاً و جواباً

ضبط و ترتیب: مولانا عبدالحی مطمئن

(گزشتہ سے پیوستہ)

رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام

سوال:...... سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق اسلام کا نقطۂ نظر کیا ہے، اس کی وضاحت فرمائیں؟

جواب:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ وہ:

۱... حضرت مریم کے بطن مبارک سے صرف جبرائیل علیہ السلام کی پھونک سے پیدا ہوئے پھر، ۲... بنی اسرائیل کے آخری نبی بن کر مبعوث ہوئے، ۳... یہود نے ان سے بغض و عداوت کا معاملہ کیا، ۴... عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی مذموم کوشش کی، ۵... اللہ کے حکم سے فرشتے سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھا کر زندہ سلامت آسمان پر لے گئے، ۶... اللہ تعالیٰ نے ان کو طویل عمر عطا فرمادی، ۷... قرب قیامت میں جب دجال کا خروج ہوگا اور وہ دنیا میں فتنہ و فساد پھیلائے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی ایک بڑی علامت کے طور پر نازل ہوں گے، ۸... دجال کو قتل کریں گے، ۹... دنیا میں آپ کا نزول ایک امام عادل اور حضور ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے ہوگا اور اس امت میں آپ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوں گے، ۱۰... قرآن و حدیث (اسلامی شریعت) پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر چلائیں گے، ۱۱... ان کے زمانہ میں (جو اس امت کا آخری دور ہوگا) اسلام کے سوا دنیا کے تمام مذاہب مٹ جائیں گے اور دنیا میں کوئی کافر نہیں رہے گا، ۱۲... دوبارہ دنیا میں آنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکاح بھی فرمائیں گے، ۱۳... آپ کی اولاد بھی ہوگی، ۱۴... پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوجائے گی، ۱۵... مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے، ۱۶... آپ (سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام) کو روضہ اقدس میں مدفون کریں گے۔ یہ تمام امور احادیث صحیحہ متواترہ میں پوری وضاحت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، جن کی تعداد ایک سو بیس سے متجاوز ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: التصریح بما تواتر فی نزول المسیح)

سوال:...... کیا دنیا میں قیامت سے پہلے کوئی نبی دوبارہ تشریف لائیں گے؟

جواب:...... جی ہاں! قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

سوال:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں کس حیثیت سے تشریف لائیں گے؟

جواب:...... سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نبی ہوں گے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے دنیا میں تشریف لائیں گے۔

سوال:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہاں تشریف لائیں گے، یعنی ان کا نزول کہاں ہوگا؟

جواب:...... ملک شام میں دمشق کی مشرقی سمت میں سفید مینارے کے پاس ہوگا۔

سوال:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے تو وفات کے بعد ان کی تدفین کہاں ہوگی؟

جواب:...... حدیث کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تدفین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر میں ہوگی۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان

سوال:...... حضرت مہدی علیہ الرضوان اور آپ کے والد کا نام کیا ہے؟

جواب:...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہدی علیہ الرضوان کا نام میرے نام پر "محمد" اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام پر "عبداللہ" ہوگا اور آپ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔

سوال:...... حضرت مہدی علیہ الرضوان کی حدیث نبوی سے چند نشانیاں بتائیں؟

جواب:...... مسلمانوں کے خلیفہ کی وفات کے بعد نئے خلیفہ کے انتخاب پر اختلاف رائے ہوجائے گا، ۲...... حضرت امام مہدی علیہ الرضوان مدینہ منورہ چھوڑ کر مکہ مکرمہ کی طرف ہجرت کر جائیں گے، ۳...... آپ کے والد کا نام "عبداللہ"، آپ کا نام "محمد" اور لقب "مہدی" ہوگا، ۴...... آپ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا تک پہنچے گا، ۵...... جب آپ مدینہ سے ہجرت کر کے مکہ آجائیں گے تو دوران طواف لوگ آپ کو پہچان لیں گے اور بیعت کی درخواست کریں گے، ۶...... آپ کے انکار کے باوجود لوگ آپ کی بیعت کریں گے، مجبوراً آپ حرم شریف میں مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان لوگوں سے بیعت لیں گے، ۷...... آپ کی بیعت کی شہرت پوری دنیا میں پھیلے گی اور ملک شام و عراق کے ابدال آپ کی بیعت کرنے چلے آئیں گے، ۸...... آپ سات سال تک

حکومت کریں گے، ۹...... آپ کے زمانہ میں پوری دنیا میں اسلام پھیل جائے گا اور لوگ مال دار ہوجائیں گے، کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ مل سکے گا، ۱۰...... آپ کے زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، ۱۱...... حضرت مہدی ہی کے زمانہ میں دجال کا فتنہ اٹھے گا۔

سوال:...... حدیث نبوی کی رو سے مہدی علیہ الرضوان اور مسیح علیہ السلام میں سے کون پہلے ہوگا؟

جواب:...... حضرت مہدی علیہ الرضوان پہلے ہوں گے، ان کے بعد سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔

سوال:...... کیا مہدی اور مسیح ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں؟

جواب:...... یہ دو مختلف شخصیتیں ہیں: حضرت مہدی علیہ الرضوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں سے پیدا ہونے والے ایک مردِ حق کا نام ہے اور مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہتے ہیں جو ایک دفعہ آئے اور پھر زندہ آسمان پر اٹھالئے گئے اور دوبارہ قیامت کے قریب دنیا میں آئیں گے۔

فتنۂ قادیانیت

سوال:...... فتنۂ قادیانیت کیا ہے اور اس کے بانی نے کیا دعوے کئے؟

جواب:...... انیسویں صدی کے اوائل میں مغربی استعمار اسلامی ممالک کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا، اس نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے اپنی سرپرستی میں بہت سی باطل تحریکوں کی بنیاد رکھی، جن میں ایک تحریک ''قادیانیت'' ہے جس کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہے، جس کا آبائی وطن قصبہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداس پور پنجاب تھا، اس نے اسلام کا صحیح راستہ چھوڑ کر ارتداد کا راستہ اختیار کیا اور نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا، بلکہ حق تعالیٰ شانہ کی شان میں ہرزہ سرائی کا بھیانک مظاہرہ کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی، اپنے آپ کو بعینہ محمد رسول اللہ کہا اور آپ کی شان، نام و منصب اور مرتبہ سب پر غاصبانہ قبضہ کرلیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین وتحقیر کی۔ وحی نبوت کا دعویٰ کیا، قرآن کریم کو منسوخ قرار دیا، اپنی جعلی وحی کا نام قرآنی نام پر ''تذکرہ'' رکھا۔ اپنی خودساختہ وحی کو قرآن کی طرح ہر خطا سے پاک سمجھا۔ قرآن پاک میں لفظی اور معنوی تحریفات کیں اور اسلام کو نعوذ باللہ! مردہ اور لعنتی قرار دیا۔ صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظام کے بارے میں بازاری زبان استعمال کی اور ان پر طعن و تشنیع کے نشتر چلائے۔ مرزا قادیانی نے اپنے ماننے والے مرتدوں کی جماعت کو ''صحابہ'' کے نام سے پکارا۔ اپنی بیوی کو ''ام المومنین'' کے نام سے تعبیر کیا، اپنے گھر والوں کو ''اہل بیت'' کا نام دیا، اصحاب الصفہ کے مقابلہ میں ''اصحاب الصفہ''، رسول مدنی کے مقابلے میں ''رسول قدنی''، گنبد خضرا کے مقابلے میں گنبد بیضا، روضۂ اطہر کے مقابلے میں روضہ مطہر، تین سو تیرہ صحابہ کرامؓ کے مقابلے میں اپنے تین سو تیرہ چیلوں کی فہرست تیار کی، جہاد کو حرام، انگریز کی اطاعت کو فرض قرار دیا۔

مرزا قادیانی نے اپنی ''جنم بھومی'' قادیان کو مکہ اور روضہ سے افضل اور قادیان آنے کو ''ظلی حج'' قرار دیا۔ جنت البقیع کے مقابلے میں بہشتی مقبرہ تیار کرایا۔ احادیث رسول کو بگاڑا، اقوال صحابہ و بزرگان کو مسخ کیا، اولیاء امت اور علماء کرام کو مغلظات سنائیں، اپنے نہ ماننے والوں کو کافر، جہنمی، عیسائی، یہودی اور مشرک قرار دیا۔ مسلمانوں کو جنگلوں کے سور اور رنڈیوں کی اولاد کہا، تمام مسلمانوں سے معاشرتی مقاطعہ کا اعلان کیا، شادی بیاہ سے لے کر جنازہ، کفن، دفن اور تمام معاملات میں بائیکاٹ کی تعلیم دی۔

سوال:...... قادیانیت کی ابتدا کب ہوئی اور ان کے کتنے فرقے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے؟

جواب:...... مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک سو سال پہلے ۱۸۸۹ء میں اپنی جماعت کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۰۸ء میں جب اس کا انتقال ہوا تو اس کی جماعت میں کوئی اختلاف نہ ہوا، مرزا قادیانی کے انتقال کے بعد اس جماعت کا پہلا سربراہ حکیم نورالدین بنا، جس کا انتقال ۱۹۱۴ء میں ہوا۔ حکیم نورالدین کے مرنے کے بعد اقتدار و اختیارات کے حصول کا جھگڑا ہوا، محمد علی لاہوری نے مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیرالدین محمود کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور اسے سربراہ ماننے سے انکار کردیا اور قادیان چھوڑ کر لاہور چلا آیا۔ لاہور آکر لاہوری گروپ نے عام مسلمانوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد اور مسیح موعود کہنے کا ڈھونگ رچایا مگر جس شخص نے خود اپنی زندگی میں نبوت ملنے اور وحی آنے کا دعویٰ کیا ہو، ایسے شخص کو مجدد تو کیا ایک مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے، وہ صرف کافر و دجال اور کذاب ہی ہوسکتا ہے اور اس کے تمام پیروکار چاہے وہ اپنا کوئی سا نام رکھیں، اسی زمرہ میں یعنی کفار میں شامل ہوں گے۔

سوال:...... لاہوری اور قادیانی مرزائیوں میں کیا فرق ہے؟

جواب:...... لاہوریوں کا قادیانیوں سے تین مسائل میں اختلاف ہے: (۱) قادیانی گروپ مرزا کے نہ ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں، لاہوری ان کو کافر نہیں کہتے۔ (۲) قادیانی گروپ مرزا قادیانی کو قرآنی آیت: ''مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد'' کا مصداق قرار دیتے ہیں، لاہوری

اس آیت کا مرزا کو مصداق نہیں سمجھتے۔ (۳) قادیانی گروپ مرزا کو حقیقی نبی قرار دیتا ہے، لاہوری اسے حقیقی نبی قرار نہیں دیتے۔

سوال:...... جب لاہوری مرزا غلام احمد کو نبی ہی نہیں مانتے تو ان کے کافر ہونے کی کیا وجہ ہے؟

جواب:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے، وہ بالاجماع کافر ہے۔

سوال:...... مسلمانوں کو قادیانیوں کے ان دونوں گروپوں کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے؟

جواب:...... ان دونوں گروپوں کے ساتھ معاشرتی و مذہبی میل جول شریعت اسلامیہ کے اعتبار سے قطعاً ناجائز ہے۔ رابطہ عالم اسلامی نے اپریل ۱۹۷۴ء کے ایک بڑے اجتماع میں جو مکہ مکرمہ میں منعقد ہوا تھا ایک قرارداد منظور کی جس میں اسلامی ممالک کی ۱۴۴ مسلم آبادیوں کی تنظیموں کے نمائندے شامل تھے جس کی شق ۳ یہ ہے کہ: ''مرزائیوں (دونوں گروپ) سے مکمل عدم تعاون اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی ہر میدان میں مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور ان کے کفر کے پیش نظر ان سے شادی بیاہ کرنے سے اجتناب کیا جائے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔'' اس شق کے پیش نظر تمام دنیا کے وہ مسلمان جو ان دونوں گروپوں کی ضرر رسانی اور ان کے کفر و زندقہ کا بخوبی علم رکھتے ہیں، ان کو چاہئے کہ ان کے ساتھ میل جول، اٹھنا، بیٹھنا، خرید و فروخت، ان کی دعوت میں شریک ہونا یا ان کو دعوت پر مدعو کرنا بند کردیں۔ اگر یہ مرجائیں تو ان کے کفن، دفن، جنازے میں شریک نہ ہوں اور ان کے مردوں کو اپنے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیں۔

سوال:...... قادیانیوں کے بارے میں پاکستان کا آئین کیا ہے؟ وضاحت کریں؟

جواب:...... ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

سوال:...... قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں تحریک ختم نبوت کا کیا کردار رہا؟ مختصراً بیان کریں۔

جواب:...... تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء ایک نظر میں:

۱... ''۲۲؍مئی کو طلبا کے وفد کی ربوہ اسٹیشن پر قادیانیوں سے تو تکار ہوئی۔ ۲...۲۹؍مئی کو بدلہ لینے کے لئے قادیانیوں نے طلبا پر قاتلانہ سفاکانہ حملہ کیا۔ ۳...۳۰؍مئی کو لاہور اور دیگر شہروں میں ہڑتال ہوئی۔ ۴...۱۳؍مئی کو سانحہ ربوہ کی تحقیقات کے لئے صمدانی ٹریبونل کا قیام عمل میں آیا۔ ۵...۳؍جون کو مجلس عمل کا پہلا اجلاس راولپنڈی میں منعقد ہوا۔ ۶...۹؍جون کو مجلس عمل لاہور کے اجلاس میں محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری کو مجلس عمل کا کنوینر مقرر کیا گیا۔ ۷...۱۳؍جون کو وزیر اعظم نے نشری تقریر میں بجٹ کے بعد مسئلہ قومی اسمبلی کے سپرد کرنے کا اعلان کیا۔ ۸...۱۴؍جون کو ملک گیر ایسی مکمل ہڑتال ہوئی جس کی نظیر پاکستان کی تاریخ میں ملنا مشکل ہے۔ ۹...۱۶؍جون کو مجلس عمل کا فیصل آباد میں اجلاس ہوا جس میں حضرت بنوریؒ کو امیر اور مولانا محمود احمد رضویؒ کو سیکریٹری منتخب کیا گیا۔ ۱۰...۳۰؍جون کو قومی اسمبلی میں ایک متفقہ قرارداد پیش ہوئی جس پر غور کے لئے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی میں تبدیل کردیا گیا۔ ۱۱...۲۴؍جولائی کو وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ جو قومی اسمبلی کا فیصلہ ہوگا، ہمیں منظور ہوگا۔ ۱۲...۳؍اگست کو صمدانی ٹریبونل نے تحقیقات مکمل کرلیں۔ ۱۳...۵؍اگست سے ۲۳؍اگست تک وقفوں سے مکمل گیارہ روز میں ۴۱؍گھنٹے اور پچاس منٹ مرزا ناصر نے قومی اسمبلی میں اپنا بیان اور شہادت ریکارڈ کرائی اور ان پر جرح کی گئی۔ ۱۴...۲۰؍اگست کو صمدانی ٹریبونل نے اپنی رپورٹ سانحہ ربوہ سے متعلق وزیر اعلیٰ کو پیش کی۔ ۱۵...۲۲؍اگست کو رپورٹ وزیر اعظم کو پیش کی گئی۔ ۱۶...۲۴؍اگست کو وزیر اعظم نے فیصلہ کے لئے ۷؍ستمبر کی تاریخ مقرر کی۔ ۱۷...۲۷، ۲۸؍اگست کو لاہوری گروپ پر قومی اسمبلی میں ۸ گھنٹے ۲۰ منٹ تک جرح ہوئی۔ ۱۸... یکم ستمبر کو لاہور بادشاہی مسجد میں ملک گیر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ۱۹...۵/۶؍ستمبر کو اٹارنی جنرل نے قومی اسمبلی میں عمومی بحث کی اور مرزائیوں پر جرح کا خلاصہ پیش کیا۔ ۲۰...۶؍ستمبر کو مجلس عمل کی راولپنڈی میں ختم نبوت کانفرنس، وزیر اعظم سے ملاقات (اور فیصلہ) ۲۱...۷؍ستمبر ڈھائی بجے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس ہوا، جس میں کمیٹی کی سفارشات کو حتمی شکل دی گئی۔ قومی اسمبلی کی اس خصوصی کمیٹی نے ۲۸ اجلاس کیے جن میں مجموعی طور پر ۹۸؍گھنٹے غور و خوض کیا گیا۔ ۲۲... ۷؍ستمبر کو قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں وہ تاریخی بل پیش کیا اور پانچ بجکر باون منٹ پر اسپیکر قومی اسمبلی نے تمام اراکین کی متفقہ رائے سے ترمیم پاس ہونے کا اعلان کیا۔ ۲۳...اسی روز (۷؍ستمبر کو) ایوان بالا سینیٹ کا اجلاس ہوا، جس میں قومی اسمبلی سے منظور شدہ بل پیش کیا گیا اور ۸ بجکر چار منٹ پر ایوان بالا نے بھی متفقہ طور پر یہ بل منظور کرنے کا اعلان کیا۔ مخالفت میں کوئی ووٹ نہیں آیا۔ ۲۴... ۷؍ستمبر کو قومی اسمبلی نے فیصلہ کا اعلان کیا کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے ہر دو گروپ غیر مسلم ہیں اور اس شق کو باقاعدہ آئین کا حصہ بنادیا گیا۔ ☆☆

ایک تحقیقی جائزہ

کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع وفات عیسیٰ پر تھا؟

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا عبدالحکیم نعمانی

اب دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اجماع صحابہ ثابت کرنے کے لئے اور کیا کیا جتن کئے ہیں۔

چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے: ’’چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے اس فتنہ کو خطرناک سمجھ کر تمام صحابہ کو جمع کیا اور اتفاق حسنہ سے اس وقت کل صحابہ کرامؓ مدینہ میں موجود تھے۔ تب حضرت ابوبکرؓ منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ: میں نے سنا ہے ہمارے بعض دوست ایسا ایسا خیال کرتے ہیں، مگر سچ بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فوت ہوگئے ہیں اور ہمارے لئے یہ کوئی خاص حادثہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا جو فوت نہ ہوا ہو۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۳۲، ۳۳، خزائن ج ۲۲ ص ۳۴، ۳۵)

قارئین کرام! یہاں پر مرزا قادیانی نے روایتی ہیر پھیر سے کام لیا ہے اور حضرت ابوبکرؓ کی طرف ایسے الفاظ منسوب کئے ہیں جو انہوں نے نہیں فرمائے، یہ الفاظ کسی کتاب میں نہیں کہ آپ نے یہ فرمایا ہو کہ: ’’سچ بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فوت ہو گئے ہیں اور ہمارے لئے یہ کوئی خاص حادثہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جو فوت نہ ہوا ہو۔‘‘

یہ بات محال ہے کہ حضرت ابوبکرؓ آپ ﷺ کی وفات کو معمولی حادثہ قرار دیں۔ دوسرا مرزا قادیانی نے یہ بھی جھوٹ بولا کہ یہ آپ نے فرمایا کہ اس سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جو فوت نہ ہوا ہو۔

خیر میں نے یہ عبارت اس لئے نقل کی کہ اس میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ اتفاق حسنہ سے اس وقت تمام صحابہ کرامؓ مدینہ میں موجود تھے۔ اسی بات کو مرزا قادیانی نے دوسری جگہ ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

’’اے عزیز! بخاری میں تو اس جگہ کلھم کا لفظ ہے جس سے ظاہر ہے کہ کل صحابہ کرامؓ اس وقت موجود تھے اور لشکر اسامہ جو بیس ہزار آدمی تھا، اس مصیبت عظمیٰ واقعہ خیر الرسل سے رک گیا تھا۔ وہ ایسا کون بے نصیب اور بدبخت تھا جس نے آنحضرت ﷺ کی وفات کی خبر سنی اور فی الفور حاضر نہ ہوا ہو۔ بھلا کسی کا نام تو لو! ماسوا اس کے کہ اگر فرض بھی کرلیں کہ بعض صحابہ کرامؓ غیر حاضر تھے، تو آخر مہینہ دو مہینہ چھ مہینہ کے بعد ضرور آئے ہوں گے۔ پس انہوں نے اگر مخالفت ظاہر کی تھی اور قد خلت کے کوئی اور معنی پیش کئے تھے تو آپ پیش کریں۔‘‘

(تحفہ غزنویہ ص۵۳، خزائن ج۱۵ ص۵۸۶)

لیجئے! جناب مرزا قادیانی نے تو ثابت کر دیا کہ کوئی ایک بھی صحابی ایسا ہونا محال ہے جس تک یہ بات نہ پہنچی ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور اس پر تمام کے تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع ہوگیا۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہاں تک سچ ہے۔

مرزا قادیانی نے خود ہی لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ سمیت کئی صحابہ کرامؓ اس غلط عقیدہ میں مبتلا تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھالئے گئے۔ حضرت عمرؓ نے تو صراحت کے ساتھ کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھالئے گئے۔ اب اور کسی ایک صحابی نے بھی اس کی تردید نہیں کی کہ آپ نعوذ باللہ شرکیہ عقیدہ میں مبتلا ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تو قادیانی عقیدہ باطلہ کے مطابق قرآن کریم کی تیس آیات سے ثابت ہے۔ خطبہ صدیقی میں بھی عمر فاروقؓ کی تردید میں ایک لفظ تک نہیں ہے، نہ آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر تک کیا۔ اگر کہو کہ انہوں نے آیت قد خلت پڑھی تو ہم کہتے ہیں کہ اس سے پہلے انک میت و انھم میتون بھی پڑھی اور یہ بھی فرمایا کہ جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا، تو وہ وفات پا چکے۔ لیکن جو آیات قادیانی حضرات کے نزدیک زیادہ صراحت سے وفات عیسیٰ علیہ السلام بیان کرتی ہیں، ان میں سے نہ کوئی آیت پڑھی اور نہ ہی عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر تک کیا۔ البتہ یہ محال ہے کہ ان کے نزدیک لوگ نعوذ باللہ! شرکیہ عقیدہ میں مبتلا ہوں اور وہ اس کے مرکز یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر تک نہ کریں۔

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ عمرؓ کو آیت قد خلت کا علم نہیں تھا۔ لیکن یہ استدلال اس لئے باطل ہے کہ مرزا قادیانی اور ان کی جماعت کے نزدیک وفات عیسیٰ علیہ السلام تیس آیات سے زائد میں بیان ہوئی ہے اور آیت انی متوفیک، فلما توفیتنی،

کہ انا یاکلان الطعام میں قادیانی حضرات کے بقول زیادہ صراحت سے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر ہے۔ کیا عمرؓ باقی انتیس آیات سے بھی بے خبر تھے؟

اب آتے ہیں خطبہ صدیقی کو نقل کرنے والے صحابی رسول حضرت ابن عباسؓ کی طرف جنہوں نے اس خطبہ کو نقل کیا اور قادیانی حضرات سب سے زیادہ ان کو اپنے عقیدہ کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے متوفیک کا معنی ممیتک کیا ہے۔

اوّل تو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کلام عیسیٰ علیہ السلام سے واقعہ صلیب کے وقت فرمایا تھا جس کو قادیانی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ جس وقت یہ کلمات عیسیٰ علیہ السلام کو فرمائے گئے، اسی وقت ان کی وفات نہیں ہوئی، بلکہ مستقبل میں وفات ہونے کی خبر تھی، جس کو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مستقبل میں آپ کی وفات ہوگی۔

مفسرین میں سے اور بھی کئی ایسے ہیں جنہوں نے متوفیک کا معنی وفات کیا ہے، لیکن کیا اس کے باوجود وہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے قائل تھے، کیونکہ وہ اس آیت میں تقدیم و تاخیر کے قائل تھے۔ یعنی پہلے تمہارا رفع کروں گا اور اس کے بعد وفات دوں گا۔ اس کی مثال قرآن کریم میں دیگر مقامات پر بھی موجود ہے۔

سورۃ آل عمران آیت نمبر ۴۳ میں ہے: ''یٰمریم اقنتی لربک و اسجدی و ارکعی مع الرّٰکعین'' ﴿اے مریم! تو اپنے رب کی اطاعت کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔﴾ یہاں سجدہ کا ذکر رکوع سے پہلے ہے۔ اسی طرح سورۂ ملک میں ہے کہ: ''الذی خلق الموت و الحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا'' ﴿وہ ذات جس نے موت اور زندگی کو تخلیق کیا تا کہ آزمائے کہ کون تم میں سے اچھے اعمال کرتا ہے۔﴾ یہاں موت کا ذکر زندگی سے پہلے ہے۔

گویا کہ قرآن کریم کی دیگر آیات اور خود مرزا قادیانی کے الہامات میں بھی تقدیم و تاخیر کا ثبوت ملتا ہے۔ یہی ابن عباسؓ کا آیت انی متوفیک و رافعک الی میں عقیدہ تھا کہ پہلے آپ کا رفع کروں گا، پھر وفات دوں گا۔ ورنہ دوسری بے شمار روایات سے ثابت ہے کہ ان کا عقیدہ حیات مسیح کا تھا۔

سورۂ زخرف کی آیت و انہ لعلم للساعۃ کی تفسیر میں امام سیوطی رحمہ اللہ نے طبرانی و ابن ابی حاتم کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس آیت سے مراد قیامت سے پہلے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہے۔ یہیں پر نامور تابعی مجاہد رحمہ اللہ کا بھی قول نقل کیا ہے، جن کے علمی مقام کی وجہ سے ابن عمرؓ احتراماً ان کے گھوڑے کی لگام پکڑ لیتے تھے۔ پھر ابو العالیہ و حسن بصری رحمہ اللہ سے بھی یہی اقوال نقل کیے۔

اسی طرح امام سیوطی رحمہ اللہ نے آیت بل رفعہ اللہ الیہ کی تفسیر میں بھی ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے صحیح ابن حبان میں نقل کیا ہے کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: و انہ لعلم للساعۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد قیامت سے قبل نزول عیسیٰ ابن مریم ہے۔

(صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۶۸۱۷)

اسی طرح امام سیوطی رحمہ اللہ نے تفسیر در منثور میں آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں صحابی رسول حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کا قول نقل فرمایا ہے کہ جب ان کے سامنے ایک شخص نے خاتم النبیین کی تفسیر سب سے آخری نبی کی تو انہوں نے فرمایا کہ جب تو نے خاتم النبیین کہہ دیا تو تیرے لئے کافی ہوگیا، کیونکہ ہم کہتے رہتے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم تشریف لائیں گے تو جب وہ آئیں گے تو ایک لحاظ سے وہ اوّل ہوئے (یعنی مبعوث ہونے کے اعتبار سے) اور ایک لحاظ سے آخر (یعنی وفات کے اعتبار سے)۔

اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ جب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی حدیث بیان فرماتے ہیں جس کو امام بخاری رحمہ اللہ سمیت تمام محدثین نے نقل فرمایا ہے تو ساتھ اس کی وضاحت میں یہ آیت بھی پیش کرتے ہیں: ''وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ'' ﴿یعنی اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اس کی وفات سے قبل اس پر ایمان نہ لے آئے۔﴾ (بخاری شریف حدیث نمبر ۳۴۴۸)

اب ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کے بقول تمام صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت اگر مدینہ میں موجود تھے تو حضرت ابوہریرہؓ بھی موجود تھے، بلکہ یقیناً وہ موجود تھے، بلکہ بعد میں بھی مدینہ منورہ میں زندگی گزاری، دفن بھی جنت البقیع میں ہوئے تو انہوں نے بقول مرزا قادیانی کے اس اجماع سے انحراف کیوں کیا؟ اور ابن عباسؓ جو خطبہ صدیقی کے راوی ہیں، انہوں نے اس اجماع کو کیوں نہ سمجھا؟ اور مغیرہ بن شعبہ اور پھر تابعین رحمہم اللہ نے صحابہ کرامؓ سے اس مسئلے کو کیوں نہ سمجھا؟ حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کا عقیدہ حیات مسیح کا تھا، نہ کہ وفات مسیح کا۔ مرزا قادیانی نے اجماع کے نام پر دھوکہ دہی سے کام لیا ہے، جس کا رد ہم نے پیش کیا۔

آخر میں انتہائی اہم بات:

مرزا طاہر قادیانی نے بھی سورۂ زخرف کے آغاز میں لکھا ہے کہ اس سورہ میں مثیل مسیح کے آنے کی خبر ہے۔ مرزا بشیر قادیانی بھی لکھتا ہے: ''یعنی قرآن مجید میں جب عیسیٰ ابن مریم کے دوبارہ آنے کی خبر پڑھتے ہیں تو شور مچا دیتے ہیں کہ کیا وہ ہمارے معبودوں سے اچھا ہے کہ ہمارے معبودوں کو تو جہنم میں ڈالا جاتا ہے اور اسے دنیا کی اصلاح کے لئے

واپس لایا جاتا ہے۔" (تفسیر صغیر ص ۶۵۰ حاشیہ)

قارئین کرام! غور فرمائیں: یہ سورۃ مکی ہے اور مرزا بشیر کے بقول مکہ کے کافروں کو بھی علم تھا کہ جس کی خبر قرآن میں ہے، وہ آنے والا مثیل مسیح ہے، نہ کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ کفار مکہ تو قرآن کو سمجھتے ہوں، لیکن حضرت عمرؓ سمیت بقول مرزا قادیانی کے کئی صحابہ تیئس سال تک یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ عیسیٰ ابن مریم آسمان پر اٹھا لئے گئے ہیں اور وہ دوبارہ نازل ہوں گے؟ جس کے دل میں ذرا سا بھی خوف خدا ہو، وہ فیصلہ کرے کہ کیا یہ بات عقل تسلیم کرتی ہے؟ قادیانی حضرات اس کو ایک اور طرح سے سمجھیں۔ متنبی قادیاں آنجہانی مرزا قادیانی نے اپنی کتاب خزائن ج ۱۵، ص ۵۸۱ پر خطبہ صدیقی میں حضرت عمرؓ کے یہ الفاظ لکھے ہیں کہ عمرؓ فرما رہے تھے کہ: "وانما رفع الی السماء، کما رفع عیسی ابن مریم...... الخ" ترجمہ از مرزا قادیانی: بلکہ وہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں، جیسا عیسیٰ ابن مریم اٹھائے گئے۔

قادیانی حضرات! حضرت عمرؓ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے رفع الی السماء کا لفظ بولا، اس کی تردید کہیں بھی حضرت ابوبکرؓ سے منقول نہیں۔ ہاں! حضرت ابوبکرؓ نے ان محمدا قد مات فرما کر حضرت محمد ﷺ کے رفع الی السماء کی تردید فرمادی۔ یعنی یہاں پر مقیس حضرت محمد ﷺ اور مقیس علیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کا مقیس کی نفی فرمانا اور مقیس علیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رفع الی السماء کی نفی نہ کرنا، اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور اس پر تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ نیز تحفہ غزنویہ ص ۵۳، خزائن ج ۱۵، ص ۵۸۶ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: حضرت عمرؓ اپنی رائے کی تائید میں یہی پیش کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ، حضرت عیسیٰ کو آسمان پر زندہ مانتے تھے اور حضرت ابوبکرؓ کا اپنے پورے خطبہ میں حضرت عمرؓ کے اس بیان وعقیدہ کی تردید نہ فرمانا، اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ کے رفع الی السماء پر اور حضرت محمد ﷺ کی وفات پر تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع ہو چکا ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر مرزا قادیانی تحفہ گولڑویہ ص ۵، خزائن ج ۱۷ ص ۹۳ پر خطبہ ابوبکرؓ نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ: "عمرؓ فرما رہے تھے اور منافقوں کو قتل کریں گے اور وہ آسمان کی طرف ایسا ہی زندہ اٹھائے گئے ہیں، جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم اٹھایا گیا تھا۔" جناب اس جگہ بھی عیسیٰ، زندہ اور آسمان کے الفاظ ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کا حضرت عمرؓ کے اس موقف کی تردید نہ فرمانا، اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں، مگر حضرت محمد ﷺ پر وفات آچکی ہے، یعنی حضرت عمرؓ حضرت محمد ﷺ کی وفات کو حضرت عیسیٰ کے رفع الی السماء پر قیاس کر رہے تھے تو حضرت ابوبکرؓ نے مقیس حضرت محمد ﷺ کی نفی فرمادی۔ مگر مقیس علیہ حضرت عیسیٰ کی رفع الی السماء کی تردید نہیں فرمائی۔ آپ کا تردید نہ فرمانا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء اور نبی کریم ﷺ کی وفات پر صحابہ کرامؓ کا اجماع تھا۔ اس سے کسی ایک صحابیؓ نے بھی اختلاف نہیں کیا۔

☆☆..............☆☆

تحریک تحفظ ختم نبوت

۱۹۵۳ء تا ۱۹۷۴ء ایک نظر میں

تحفظ ختم نبوت کے قافلہ مجاہدین کے سرخیل اول پاکستان میں امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا نام ہمیشہ درخشندہ رہے گا

حافظ محمد امین، (سابق جنرل سیکریٹری مجلس احرار اسلام، گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)

(۲)

قارئین کرام! میں نے گوجرہ پہنچ کر اسی دن چند لوگوں سے مشورہ کر کے بعد نماز ظہر جلسہ کا اعلان کر کے جلسہ کیا اور اپنے مطالبات پر قرارداد پاس کر کے اعلان کیا کہ کل صبح چوک بازار میں جلسہ ہوگا اور رضا کار گرفتاریاں پیش کریں گے۔ اس کے بعد سے ہر روز صبح جلسہ ہوتا پانچ رضا کاروں کو گلے میں ہار پہنا کر جلوس کی شکل میں اسٹیشن پر جا کر دس گیارہ بجے بذریعہ ریل لائل پور روانہ کرتے وہ وہاں گرفتاریاں پیش کرتے، یہ معمول ہر روز کا رہا، جب حکومت نے زیادہ سختی کی اور لاہور میں اعظم خان کا مارشل لاء لگا کر گولیوں کا نشانہ بنایا جانے لگا، پھر ہر شہر میں گرفتاریاں بند ہو گئیں، لوگ خوفزدہ ہو گئے۔

دوران تحریک سب سے بڑا واقعہ یہ ہوا کہ لاہور میں حکومت کا سب سے با اعتماد ادارہ سیکریٹریٹ بھی اس تحریک سے متاثر ہوا وہ اپنے دفاتر کو تالا لگا کر اس تحریک کے احتجاج میں شامل ہوا جو حکومت وقت کی سب سے بڑی بدنامی کا باعث بنا۔

دوسرا واقعہ اخبارات میں بھی شائع ہوا کہ برانڈرتھ روڈ لاہور میں پُر امن احتجاجی جلوس پر پولیس نے کن لاٹھی چارج کیا تو جلوس کے رضا کاروں نے پولیس کی لاٹھیاں چھین کر انہی لاٹھیوں سے پولیس پر حملہ کر دیا، ان رضا کاروں کے سینوں پر گوجرہ رضا کاروں کے بیج لگے ہوئے تھے۔

ایک واقعہ گوجرہ میں یہ پیش آیا کہ دوران جلسہ غازی محمد صادق نے پُر جوش دھواں دھار تقریر کی اور اپنے مطالبات کے حق میں نعرے لگوائے، جلسہ میں ہیجان پیدا ہونا قدرتی امر تھا، جلسہ میں ڈیوٹی پر موجود پولیس کے ساتھ ایس ایچ او صاحب گوجرہ غلام جیلانی بھی تھے، انہوں نے بھرے جلسہ میں غازی محمد صادق سے زوردار آواز میں دور کھڑے ہوئے بآواز بلند کہا کہ: "غازی صاحب! یو آر اریسٹ" یہ کہنا تھا کہ مجمع میں ہیجان پیدا ہو گیا، کیونکہ ان دنوں مسلمان عوام حکومت کے خلاف برسرپیکار تھی، قدرتی طور پر لوگوں کا غم و غصہ اپنے عروج پر تھا، اس وقت ممکن تھا کہ شہر کا امن خراب ہو جاتا، میں نے اسٹیج پر آ کر اسپیکر پر ایس ایچ او صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ ایس ایچ او صاحب! آپ نے غازی صاحب کو یہ کہا کہ آپ "اریسٹ" ہیں؟ میں کہتا ہوں کہ آپ اس سارے مجمع کو اریسٹ کر لیں، ہم سب اسی لئے یہاں آئے ہیں کہ ہمیں آپ گرفتار کر لیں، آپ نے بھرے مجمع میں یہ الفاظ جس انداز سے کہے ہیں اگر اس کے جواب میں پبلک کوئی ہنگامہ کر دے تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ آپ شہر اور علاقے کے امن کے ذمہ دار ہیں اور یہاں اگر آج بدامنی ہوئی اور شہر میں ہنگامہ ہو گیا تو اس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی، آپ کے غیر ذمہ دارانہ رویہ کی وجہ سے جو ہوگا اس کے آپ ذمہ دار ہوں گے۔ جلسہ کے اختتام پر غازی صاحب کو گرفتار کر لیتے ہم کوئی مزاحمت نہیں کرتے، کیونکہ ہم تو اس جگہ آتے ہی اس مقصد کے لئے ہیں کہ ہمیں آپ گرفتار کر کے جیلوں میں بند کر دیں، مگر ہمارے مطالبات مان لیں۔

جب جلسہ ختم ہوا تو لوگوں نے ایس ایچ او صاحب کی جوتواضع دھکے، تھپڑ اور لاتوں سے کی اور تقریباً دو سو گز تک بازار میں ان کو اسی طرح مارتے ہوئے لے جا رہے تھے تو میں نے لوگوں کو منع کیا اور ان کو لوگوں سے بچا کر الگ ایک جگہ کھڑا کر کے پولیس کو بلا کر ان کے ہمراہ ان کو پولیس اسٹیشن تک پہنچایا۔

دوران تحریک حکومت جب بالکل بے بس ہو گئی اور ہمارے مطالبات تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا تو بالآخر جنرل اعظم کے ذریعہ لاہور میں مارشل لاء لگا دیا گیا۔ دوران تحریک جب مرکز نے یہ فیصلہ کیا کہ اب تحریک کو کراچی میں چلایا جائے تاکہ حکومت کو پتہ چلے کہ پنجاب ہی نہیں پورے ملک کے یہ مطالبات ہیں تو اس فیصلے کی وجہ سے میں پانچ رضا کار گوجرہ سے کراچی لے کر گیا، ہر اسٹیشن پر گاڑی میں سفید کپڑوں میں پولیس رضا کاروں کو روک کر گرفتار کر لیتی تھی، میں نے حکمت سے رضا کاروں کو الگ الگ گوجرہ سے کراچی کے ٹکٹ لے کر دیئے، سب کو الگ الگ بٹھایا، ہم جناب ایکسپریس پر گوجرہ سے دن میں تقریباً ۱۲ بجے سوار ہوئے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اسٹیشن پر میں جائزہ

لینے کے لئے ٹرین سے اترا تو میرے برابر کا ڈبہ فرسٹ کلاس کا تھا اس کا دروازہ کھلا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ اس ڈبہ میں میرے مرشد حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوری تشریف فرما ہیں، جب گاڑی چلی تو میں بھی اس ڈبہ میں سوار ہو گیا اور حضرت اقدس کے قدموں میں نیچے فرش پر بیٹھ گیا، اس ڈبہ میں اور کوئی نہیں تھا، میں نے آہستہ سے حضرت سے عرض کیا کہ حضرت! میں اس غرض سے رضا کار ساتھ لے کر کراچی جا رہا ہوں دعا فرما دیں، میرا یقین ہے کہ حضرت اقدسؒ کی دعا کی برکت سے ہم بخیریت بمع پانچوں رضا کار کراچی پہنچ گئے۔ وہاں اسٹیشن سے میں نے رضا کاروں کو ہدایت کی کہ فلاں وقت آپ فلاں جگہ مجھ سے الگ الگ ملیں پھر آپ کو جو ہدایت دی جائے اس پر عمل کرنا۔ اس سے پہلے فیصل آباد سے مفتی محمد یونس صاحبؒ خطیب شہر لائل پور اور ہمارے بھائی میاں محمد عالم (کافی ہاؤس) والے کراچی پہنچے ہوئے تھے، ان کا ایڈریس معلوم تھا وہ راسوامی کے علاقے میں ایک مکان میں رہتے تھے، میں ان سے ملا اور وہاں کے حالات کے بارے میں معلوم کیا انہوں نے تفصیلی حالات کراچی کے بتائے کہ یہاں کے علماء کرام حکومت کے خاص معتمد ہیں، ہم نے ان سے ملاقاتیں کی ہیں مگر وہ ہمارے ساتھ تعاون کے لئے قطعاً تیار نہیں ہیں۔ ایک صاحب محمد یوسف کلکتہ والے نے ہم سے ہمدردی کا اظہار زبانی کیا ہے، عملاً وہ بھی مزید قدم بڑھانے کا حوصلہ نہیں پا رہے۔ سنا ہے ایک مرتبہ حافظ عزیز الرحمٰن جو جماعتی ساتھی کراچی میں رہتے تھے انہوں نے چند لوگوں کو اکٹھا کر کے تحفظ ختم نبوت کے نعرے کسی جگہ لگوائے اس سے زیادہ کراچی میں کچھ نہیں ہوا، میں نے بھی پھر اپنے کوڈ ورڈ میں بذریعہ ٹیلیگرام گوجرہ اطلاع دیدی کہ اور مال نہ بھیجیں یہاں مال کی مانگ نہیں ہے۔

اس کے بعد پانچوں رضا کاروں کو ہدایت کی کہ واپس چلے جائیں، یہاں کام کا چانس نہیں ہے۔ وہاں سے جب میں واپس گوجرہ پہنچا تو پتہ چلا کہ جس دن میں گوجرہ سے روانہ ہوا اسی رات کو میرے گھر پر اور دوسرے ذمہ داران کے گھروں پر پولیس نے چھاپہ مار کر سب ورکروں کو گرفتار کر لیا۔ میں نہیں ملا تو میرے چھوٹے بھائی محمد نسیم کو لے گئے اور مولانا محمد عبداللہ صاحب مرحوم حمزہ صاحب کے والد مولانا سیّد محمد طفیل شاہ صاحب، غازی محمد صادق اور سب ورکروں کو گرفتار کر لیا۔ بعد ازاں مولانا عبداللہ صاحب، مولانا محمد طفیل شاہ صاحب، غازی محمد صادق اور میرے بھائی محمد نسیم کو دفعہ ۳ سیفٹی ایکٹ کی دفعہ لگا کر میانوالی جیل بھیج دیا گیا۔ میں نے جب یہ حالات دیکھے اور پنجاب کے حالات کا پتہ چلا کہ حکومت نے سختی سے تحریک کو کچلنے کا پروگرام بنا لیا ہے اور اب یہاں کام کرنا مشکل ہو گیا تو میں گوجرہ سے بہاول پور آ گیا۔ وہاں ہم لوگ چوہدری رحمت اللہ صاحب جو سوشلسٹ پارٹی کے آدمی تھے، ان کے یہاں ٹھہرے اور لوگ بھی میرے ساتھ تھے ان کے مکان کے تہہ خانے میں ہم سائیکلو اسٹائل مشین پر ایک اشتہار لکھتے جس میں تحریک کے حالات، گرفتاریوں کی تفصیل اور ضروری مواد جو عوام تک پہنچانا ہوتا وہ لکھتے اور اشتہارات کے بنڈل چھوٹے چھوٹے بنا کر پنجاب کے مختلف شہروں کی جامع مساجد میں پہنچاتے، جو رات کے وقت ہر مسجد کے محراب میں موجود ہوتے جنہیں لوگ صبح پڑھ کر تحریک کے حالات سے باخبر رہتے۔

جب زیادہ سختی شروع ہوئی حکومت کی طرف سے تو راقم صادق آباد پہنچا وہاں صوفی عبدالکریم ٹوبہ ٹیک سنگھ والے اور میرے ماموں مستری محمد صدیق گوجرہ والے تحریک میں سرگرم تھے اور بچے کھچے ورکروں کے ساتھ رضا کاروں کی خدمت کر رہے تھے، یہاں تحریک اب نہیں چل رہی تھی اکثر ورکر روپوشی کی زندگی گزار رہے تھے۔ لاہور میں مارشل لاء کی وجہ سے اب تحریک لاہور مسجد وزیر خان تک سمٹ چکی تھی وہیں مسجد سے لوگ نکلتے اور تحفظ ختم نبوت کا نعرہ بلند کرتے اور اعظم خان کے سپاہیوں کی گولیوں کا نشانہ بن کر جام شہادت نوش کرتے۔ اس طرح جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تاج کو جلا بخشتے وہاں خواجہ ناظم الدین کی حکومت کی جڑوں میں سوراخ کرتے۔ آخر وہ وقت آیا کہ خواجہ ناظم الدین کی حکومت کا بوریہ بستر گول ہو گیا۔

دوران تحریک جب راقم گوجرہ سے بہاول پور میں روپوش ہو کر تحریک میں سرگرم تھا تو اس وقت پولیس میرے والد صاحب کو میری وجہ سے اور میرے نانا صاحب کو ماموں محمد صدیق کی وجہ سے گرفتار کر کے گوجرہ تھانہ میں لے گئی اور ان بزرگوں کو تھانے میں اوندھے لٹایا گیا، جب شیخ غلام نبی صاحب کو جو اس وقت تحریک کے دفتر کے انچارج تھے پتہ چلا تو وہ بھاگ کر چوہدری غلام محمد صاحب ذیلدار کے پاس گئے اور بتایا کہ دونوں بزرگوں کو پولیس پکڑ کر تھانہ لے گئی ہے تو ذیلدار صاحب تھانیدار کے دوست تھے انہوں نے تھانیدار سے کہا کہ یہ دونوں بزرگ عمر رسیدہ ہیں، ان کا کیا قصور ہے؟ ان کے بچے اس تحریک میں کام کر رہے ہیں اور وہ اب یہاں ہیں بھی نہیں وہ روپوش ہیں ان پر مہربانی کریں تو ذیلدار صاحب کی مہربانی سے اللہ تعالیٰ نے ان کو مزید پریشانی سے بچایا۔

روپوشی کے دوران راقم دو دفعہ اپنے گھر پہنچا اور چند منٹ ٹھہر کر واپس چلا آیا۔ ایک دفعہ میرے ساتھ بہاولپور سے مولانا محمد یوسف صاحب سیالکوٹی جو تحریک کے سلسلہ میں سیالکوٹ سے مفرور تھے وہ اور غازی محمد حسین سالار مرکزی مجلس احرار دونوں میرے ساتھ گوجرہ میرے مکان پر گئے، چند منٹ میرے

مکان پر ٹھہر کر چلے آئے اور میں نے بھی گھر سے نکل کر پھر بہاولپور پہنچ کر اپنا کام شروع کردیا۔

دوران تحریک جب گوجرہ سے روزانہ پانچ رضا کار فیصل آباد پہنچ کر گرفتاری دے رہے تھے تو ایک دن سی آئی ڈی پولیس کا خاص کارندہ غلام فرید دفتر تحریک جامع مسجد گوجرہ میں آیا اور کچھ سوالات شیخ غلام نبی صاحب سے کئے تو وہ میرے پاس رفیق کلاتھ ہاؤس آئے جہاں میں بیٹھا تھا یہ جگہ ہماری خصوصی بیٹھک تھی، یہاں بھائی ڈاکٹر برکت علی صاحب ہمارے خاص ہمدرد تھے وہ کاروباری آدمی تھے مگر ہمارے خاص معتمد اور بہت بڑے معاون، متحرک اور زیرک انسان تھے، مجھے شیخ صاحب نے بتایا کہ غلام فرید دفتر آیا ہے اور کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے، میں جب دفتر پہنچا علیک سلیک کے بعد میں نے ان سے پوچھا کیا حکم ہے؟ اس نے کہا کہ ہمیں وہ لسٹ چاہئے جو رضا کار آپ روزانہ گرفتاری کے لئے لائل پور روانہ کرتے ہیں، ان کے نام دیدیں، میں نے جواب میں اس کو بتایا کہ آپ کے سامنے رضا کار آتے ہیں ہم انہیں ہار پہنا کر اسٹیشن پر چھوڑ کر لائل پور روانہ کردیتے ہیں، ہمارے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے تو اس نے کہا کہ ایسا نہیں ہے، ریکارڈ تو آپ کے پاس ہوگا آپ مجھے دینا نہیں چاہتے تو میں نے اس کے جواب میں صرف یہ کہا کہ آپ یہی سمجھ لیں، پھر وہ چلا گیا اور دوبارہ دفتر نہیں آیا۔

قارئین کرام! اس تحریک تحفظ ختم نبوت میں جن بزرگوں نے خصوصی حصہ لیا، ان میں ہراول دستے میں سابق مجلس احرار اسلام کے لیڈران علماء کرام، رضا کار، مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین اور عوام الناس تھے جس کو بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا احساس تھا اور جن جن لوگوں نے اس تحریک میں دامے درمے قولاً فعلاً اپنی جان نچھاور کرکے شہداء کی صف میں شامل ہوکر سرخرو ہوئے جس جس نے اس معاملے میں پریشانیاں اٹھائیں وہ ان شاء اللہ! حشر کے دن ختم نبوت کے جھنڈے کے ساتھ ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں قافلے کی صورت میں داخل کریں گے یہ میرا ایمان ہے۔

سب سے پہلے ابتداً میں جو لوگ گوجرہ سے رضا کاروں کی شکل میں لائل پور میں گرفتار ہوئے، ان کو علیم الدین، مرحوم جیل میں کھانا پہنچاتے رہے، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے پاکستانی عوام میں قادیانی فرقہ کا پوسٹ مارٹم کرکے اس کی حقیقت پورے ملک میں، شہروں میں، قصبوں میں اور ملک کے کونوں کونوں میں واشگاف الفاظ میں عوام کے ذہنوں میں یہ بٹھائی کہ یہ مسلمانوں کا ایک فرقہ نہیں، بلکہ مسلمان کے لبادے میں کفر کا ایک حربہ اور اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کا ہتھیار ہے، اس سے بچیں حالانکہ اس تحریک سے پہلے عام مسلمان یہ سمجھتے تھے کہ یہ بھی ایک مسلمانوں کا ہی فرقہ ہے جیسے دیوبندی، بریلوی، سنی، شیعہ، وہابی عوام کو اس کی حقیقت کا قطعاً علم نہیں تھا، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اجر عطا فرمائے گا جنہوں نے یہ کارنامہ انجام دیا کہ ان کے کفر کو سرِ عام ننگا کیا۔

اسی طرح مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ نے پڑھے لکھے، ملازم پیشہ، سرکاری دفاتر میں کام کرنے والوں کو صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان سے لے کر ملکی و صوبائی وزراء اور حتیٰ کہ بیوروکریٹس طبقہ کو ان کے دفاتر میں، ان کے بنگلوں پر اپنے صندوق کے ساتھ خود جاکر مرزا کی کتابیں دکھلائیں اور ان کو بتایا کہ اس مکار نے کیا کیا بھیس بدلے، کبھی مجدد کا دعویٰ کیا، کبھی مناظر بنا، کبھی اوتار کا روپ دھارا، کبھی کرشن مہاراج بنا، اپنے وحی لانے والے فرشتے کا بھی نام بتایا، اس ناہنجار نے خدا جانے کیا کیا بھیس بدلے، سب سے پہلے لدھیانہ کے علماء کرام نے اس کی گرفت کی انہوں نے اس کی اصلیت عوام پر ظاہر کی۔ اس نے علماء کرام کو مباہلے کی دعوت دی پھر اپنے وعدے سے بھاگ گیا، اس نے جھوٹ پر جھوٹ بولا اور ہر میدان میں ذلیل و رسوا ہوا، شاہ جیؒ نے جہاں اپنے ملک سے ظالم، غاصب انگریز کو نکالنے میں سیاسی لڑائی لڑی اور اللہ کے فضل سے سرخرو ہوئے وہیں اسلام اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے ساتھ ملکی وقومی حمیت وغیرت کی حفاظت کا کام کیا۔

پورے برصغیر میں جہاں بھی کسی غیر مسلم نے یا کسی گروہ نے اسلام کی اور مسلمانوں کی غیرت کو للکارا بخاریؒ کے مجاہد اس کے سامنے آہنی دیوار بنے، چاہے وہ دینی مسئلہ ہو یا سیاسی معاملہ، ہر محاذ پر چومکھی لڑائی لڑی اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے صدقے ہر میدان میں سرخرو ہوکر نکلے۔

قارئین کرام! ایک موقع پر قاضی صاحب کا ساتھی عبدالمجید موجود نہیں تھا تو قاضی صاحب کا ردِ قادیانیت پر مبنی کتابوں کا صندوق میں نے اٹھایا اور قاضی صاحب کے ساتھ المتاز (جو میاں ممتاز محمد خان دولتانہ وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ تھی) اس میں محمد یوسف خٹک جنرل سیکریٹری مسلم لیگ پاکستان سے ملاقات کے لئے گئے اور ان کو قاضی صاحب نے تمام حوالہ جات مرزا کی کتابوں سے ان کے اخباری بیانات دکھلائے اور اس کے سامنے اس فرقے کی اصل نقاب کشائی کی۔ اسی طرح قاضی صاحب مرحوم نے کراچی سے پشاور تک حکومت کے بااثر عمائدین، بیوروکریٹ، وزیر اعظم، صدر پاکستان اور مرکزی و صوبائی پارلیمنٹ ممبران اسمبلی اور پاکستان کے خواص شہریوں، تاجروں، کارخانہ داروں وغیرہ سب کو یہ باور کرادیا کہ یہ مسلمانوں کا کوئی فرقہ نہیں ہے بلکہ اسلام کی بنیادوں کو اکھاڑنے والا ایک منظم گروہ ہے اس سے بچا جائے۔

(جاری ہے)

بارہویں سالانہ عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس، لکی مروت

رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادہمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے زیر اہتمام ہر سال سالانہ کانفرنس اپنی آب وتاب سے منعقد ہوتی ہے۔ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی بارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا، چنانچہ چناب نگر کانفرنس میں صوبائی امیر محترم حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی صاحب مدظلہ کی وساطت سے بارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے لئے مرکزی نائب امیر محترم ولی ابن ولی حضرت اقدس صاحبزادہ مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ، مرکزی نائب امیر پیر طریقت حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی صاحب مدظلہ، ولی ابن ولی جانشین خواجہ خوجگان پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ سے ۴؍مارچ ۲۰۱۸ء بروز اتوار کے لئے وقت لے لیا گیا، کانفرنس کی کامیابی کے لئے دن رات ایک کر کے ساتھیوں نے کوشش شروع کی اور ہزاروں کی تعداد میں خوبصورت اشتہارات، کلینڈر سائز کارڈ، اسٹیکرز، دعوت نامے اور پینا فلیکس شائع کئے۔ ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم صاحب کی سربراہی میں ضلعی ناظم مولانا مفتی ضیاء اللہ صاحب، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی (راقم الحروف)، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم نشرواشاعت صاحبزادہ امین اللہ جان اور ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان سمیت دیگر علماء کرام نے بارہویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے لئے ۲۵۰ چھوٹے بڑے ختم نبوت کے پروگرام منعقد کئے۔ اور مرکزی قائدین کے حکم پر اور کانفرنس میں کثیر تعداد عاشقان ختم نبوت کی شرکت متوقع ہونے کی وجہ سے کانفرنس کو اس دفعہ جامع مسجد مجیدی سے قلعہ گراونڈ میں منتقل کر دیا گیا، ۲؍مارچ کو ضلع لکی مروت کے تمام علماء اور خطباء نے نماز جمعہ کے خطبات میں ختم نبوت کے موضوع پر بیانات کئے، ۴؍مارچ کو صبح ہی سے عاشقان ختم نبوت قافلوں کی صورت میں کانفرنس میں شرکت کے لئے آنا شروع ہوگئے، کانفرنس قاری عبیدالرحمٰن، قاری حمید اللہ اور حافظ ذبیح اللہ ادہمی کی تلاوت سے ضلعی امیر حاجی امیر صالح خان صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مفتی ضیاء اللہ اور مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے ادا کئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امراٗ حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی صاحب، حضرت مولانا عزیز احمد صاحب، جانشین خواجہ خواجگان حضرت مولانا خلیل احمد صاحب، مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب اور صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے اپنے پیغامات میں کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے ہماری مقدس کتاب قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک سو کے قریب آیات کریمہ نازل فرمائی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسو دس سے زیادہ احادیث میں عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت کچھ اس طرح کی ہے کہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کسی کو نبی نہیں بنایا جائے گا، چنانچہ جنگ یمامہ میں بارہ سو کے قریب صحابہ کرامؓ وتابعینؒ شہادتیں پیش کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ کیا اور اُمت مسلمہ کو یہ پیغام دیا کہ قیامت کی صبح تک رسول اللہؐ آخری نبیؐ ہیں اور جو کوئی بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج، غیر مسلم اور کافر ہوگا اور اُس کے خلاف خون کے آخری قطرے تک جہاد جاری رکھیں گے۔ نماز ظہر کے بعد دوسری نشست جانشین خواجہ خواجگان حضرت مولانا خلیل احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی، کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، لکی مروت کے ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم، سرپرست شیخ الحدیث مولانا محمد انور، شیخ الحدیث مولانا حسین احمد، ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم تبلیغ مولانا طیب طوفانی، ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ جان، ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان، جے یو آئی کے ضلعی امیر مولانا عبدالرحیم، مولانا عبدالغفار، صاحبزادہ اشرف علی، تحصیل ناظم مولانا اعزاز اللہ اور سابق ضلعی جنرل سیکریٹری مولانا بشیر احمد حقانی نے بھی خطاب کیا جبکہ بڑی تعداد میں علماء کرام، دینی مدارس، اسکول وکالجوں کے طلبا اور ہزاروں کی تعداد میں عاشقان ختم نبوت موجود تھے۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری اُمت مسلمہ کا ایک متفقہ اور غیر سیاسی پلیٹ فارم ہے اور اس میں تمام مکاتب فکر اور زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے افراد موجود ہیں جو کہ عشق رسول کے جذبہ سے سرشار ہو کر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ایک ہیں اور رہیں گے ختم نبوت کے اسٹیج کو ہم نے مسلکی اور فرقہ واریت سے میلوں دور رکھا ہے اور اس کو مسلکی اور

فرقہ واریت کو ہوا دینے کے لئے کسی کو بھی استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ ختم نبوت کے اس مبارک کام میں تمام مکاتب فکر کے لوگ خاصی دلچسپی لے رہے ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ بھر پور تعاون کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ مقررین کا مزید کہنا تھا کہ عقیدہ ختم نبوت کے قوانین بنانے میں ہمارے اکابرین نے بیش بہا قربانیاں دی ہیں، ہزاروں کی تعداد میں عاشقانؓ ختم نبوت نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اور لاکھوں کی تعداد میں پابند سلاسل ہو گئے تھے، تب جا کر پاکستان کی پارلیمنٹ نے اُمت مسلمہ کے متفقہ فیصلے کو ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو قانونی حیثیت دے کر قادیانی اور مرزائیوں کو غیر مسلم اور کافر تسلیم کیا۔ ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ قادیانی روز اول سے آج تک ان قوانین کو ختم کرنے کے درپے ہیں اور کچھ قادیانی نواز و نادیدہ قوتیں بھی اس ناپاک سازش میں قادیانیوں کا ساتھ دے رہے ہیں، لیکن ہم اُن پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ کان کھول کر سن لیں کہ کوئی مائی کا لعل بھی عقیدہ ختم نبوت کے قانون کو نہ ختم کر سکتا ہے اور نہ ہی اس میں کوئی ترمیم کر سکتا ہے، اگر کسی نے ختم نبوت اور ناموس رسالت کے قوانین میں ترمیم کرنے کی مذموم کوشش کی تو پوری قوم اُن کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑے ہوں گے اور اُن کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ حکومت پاکستان دہشت گردوں کے سہولت کاروں کو تو سزا دے رہی ہے جو اچھی بات ہے، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے قوانین کے خلاف قادیانیوں کے جو سہولت کار ہیں انہیں سزا کیوں نہیں دی جا رہی؟ انہوں نے مزید کہا کہ حال ہی میں پارلیمنٹ میں ختم نبوت کے قوانین میں ترامیم کی کوشش کی گئی، اس میں جو بھی ملوث تھے اُن سہولت کاروں کو بے نقاب کر کے سر عام سزا دی جائے، انہوں نے مزید کہا کہ قادیانیوں کے بارے میں مفکر اسلام اور شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا تھا کہ قادیانی اسلام اور ملک کے دشمن ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھے اور اُن کی ہر سازش کو ناکام بنایا جائے، اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ ملک بھر میں جاری آپریشن ردالفساد کا دائرہ قادیانیوں کے گڑھ چناب نگر تک وسیع کیا جائے کیونکہ یہی اصل فساد کی جڑ ہیں۔ مقررین نے کانفرنس کے اختتام کے موقع پر اس عزم کا اعادہ کیا کہ ہم سب اسلام اور مملکت پاکستان کا دفاع کریں گے، سیکورٹی کے فرائض مقامی پولیس کے ساتھ انصار الاسلام کے رضا کاروں نے تحصیل سالار مولانا گل فراز شاکر صاحب کی نگرانی میں سرانجام دیئے جبکہ مولانا سفیر اللہ، مولانا عجب نور، مولانا شبیر احمد حقانی، مولانا گل رئیس خان، مولانا برہان الدین، حاجی عظیم خان، مولانا ظہور احمد، مولانا عبدالمجید فاروقی، عبدالجلیل شاہ ابصار مروت، مولانا دلفراز، مفتی احسان اللہ انقلابی، مولانا محمد امجد طوفانی، مولانا محمد گل، ملک انور جمال، رحیم قریشی، قاری مراد، مولانا زعفران اور حاجی علی زاد خان سمیت دیگر ساتھیوں نے خدمت سرانجام دیں۔ کانفرنس کو میڈیا پر کوریج دینے کے لئے صحافیوں سمیت سوشل میڈیا ایکٹویٹ نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، کانفرنس صبح دس بجے شروع ہو کر شام پانچ بجے مرکزی نائب امیر پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب کی دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔

کانفرنس میں پیش ہونے والی متفقہ قراردادیں:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکی مروت کے ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ نے کانفرنس میں متعدد قراردادیں پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنایا جائے، قادیانیوں کی ٹی وی نشریات (مسلم ٹی وی ون) اور (مسلم ٹی وی ٹو) سمیت پرنٹ میڈیا پر پابندی عائد کی جائے، قادیانیوں کو کلیدی حساس اور فوجی اداروں سے برطرف کیا جائے، آسیہ مسیح جس نے ناموس رسالت کی توہین کی ہے اور عدالت سے پھانسی کی سزا پا چکی ہے کو فوری طور پر تختہ دار پر لٹکایا جائے صرف یہی نہیں بلکہ اس ضمن میں جتنے بھی گستاخان رسول کو سزائیں سنائی جا چکی ہیں ان پر فوراً عمل درآمد کیا جائے، حال ہی میں ختم نبوت کے قوانین میں ترامیم کی کوشش کو ناکام بنانے پر آج یہ مجمع اکابرین تحفظ ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

مہر حامد سیال کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور سیال کے راہنما مہر حامد سیال کے برادر نسبتی مہر محمد اقبال سیال ۲۶ر جنوری کو انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر تقریباً ۶۲ سال تھی، کچھ عرصہ قبل اپنے چہرہ کو سنت رسول سے سجالیا تھا۔ نیز ان کے دو بیٹے حافظ قرآن ہیں۔ ہیپاٹائٹس کے مریض چلے آرہے تھے۔ علاج معالجہ کا سلسلہ جاری رہا تا آنکہ وقت موعود آن پہنچا اور انہوں نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی۔ ختم نبوت کی تحریک سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مولانا سید محمود شاہ نے پڑھائی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑیں۔ ۲۰ر فروری کو مولانا غلام حسین مبلغ جھنگ کی قیادت میں خدام ختم نبوت حافظ محمد علی امیر مجلس شورکوٹ محمد اسماعیل شجاع آبادی پر مشتمل حضرات نے مہر حامد سیال اور دیگر پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کیا اور مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی ودعوتی اسفار

مولانا شجاع آبادی کا تین روزہ دورہ بہاولپور:

بہاول پور.... (مولانا محمد اسحاق ساقی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تین روزہ جماعتی دورہ پر بہاولپور تشریف لائے، جہاں آپ نے فیصلہ مقدمہ بہاولپور کی یاد میں مجلس کی طرف سے منعقدہ سیمینار سے ۷رفروری کو قبل از نماز ظہر خطاب فرمایا، جس کی تفصیلات آپ آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

۸رفروری ظہر: کی نماز کے بعد احمد پور شرقیہ کی معروف دینی درسگاہ دارالعلوم فتحیہ کے طلبا اور اساتذہ کرام سے خطاب فرمایا۔ احمد پور شرقیہ کی معروف دینی شخصیت قاری سیّد عبدالقدیر شاہ مدظلہم کی عیادت کی۔ موصوف کے ایک جواں سال فرزند ارجمند ۱۹ سال تک حساس اداروں کی تحویل میں رہے۔ موصوف اپنے بیٹے کی یاد میں روتے روتے اپنی یادداشت کھو بیٹھے بلکہ کومہ میں چلے گئے۔ ان کی صحتیابی کی دعا کی۔ انقلاب پریس کے مولانا محمد احمد محمودی جو مولانا شجاع آبادی کے تعلیم کے زمانہ کے ساتھی ہیں، سے ملاقات کی۔ مجلس کے راہنما جناب شیر محمد قریشی کے دو فرزند گرامی جو ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہوگئے تھے، کی عیادت کی۔ نیز مفسر القرآن مولانا عبدالعزیز شجاع آبادیؒ کے احمد پور شرقیہ میں میزبان مولانا محمد قاسم سے ملاقات کی۔

عشاء کی نماز کے بعد ایک مسجد میں درس دیا اور اگلے دن صبح کی نماز کے بعد راؤ کالونی کی مسجد میں درس دیا اور ۹رفروری کے جمعۃ المبارک کا خطبہ اُچ شریف کی جامع مسجد خلفاء راشدین میں دیا اور ملتان تشریف لے گئے۔

فیصلہ مقدمہ بہاولپور کی یاد میں سیمینار:

بہاولپور کے ایک قصبہ مہند شریف کے مولوی الٰہی بخشؒ نے اپنی بیٹی عائشہ بی بی کا نکاح عبدالرزاق نامی ایک عزیز سے کیا۔ رخصتی سے پہلے عبدالرزاق قادیانی ہوگیا اور اس نے رخصتی کا مطالبہ کردیا۔ مولوی الٰہی بخشؒ نے کہا: چونکہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں، لہٰذا میری بیٹی کے ساتھ تیرا نکاح نہیں رہا۔ جب اس نے رخصتی کا زور وشور سے مطالبہ کیا تو ۲۴رجولائی ۱۹۲۶ء کو احمد پور شرقیہ کی عدالت میں فسخ نکاح کا مقدمہ دائر کیا۔ مقدمہ اپیل میں بہاولپور کے چیف کورٹ میں ۱۹۳۲ء میں پہنچا تو قادیانی عبدالرزاق برملا کہتا تھا کہ میری پشت پر قادیان کا خزانہ ہے، مسلمان میرا مقابلہ کیسے کرسکتے ہیں؟ تو جامعہ عباسیہ کے شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹویؒ نے امام العصر حضرت علامہ سیّد انور شاہ کشمیریؒ سے درخوست کی کہ آپ بہاولپور تشریف لاکر مقدمہ کی پیروی کریں۔ حضرت علامہ بہاولپور تشریف لے آئے اور آپ نے بہاولپور کی جامع مسجد الصادق میں عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''میں ڈابھیل کے لئے رخت سفر باندھ چکا تھا کہ آپ کے شیخ الجامعہ کا پیغام پہنچا، میں یہ سمجھا کہ اپنے نامۂ اعمال میں اور تو کوئی نیکی نہیں ہے، پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طرفدار بن کر آ گیا ہوں۔'' آسٹریا مسجد

لاہور کے خطیب مولانا عبدالحنان ہزارویؒ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''حضرات! اگر حضرت شاہ صاحبؒ کے نامۂ اعمال میں کوئی نیکی نہیں ہے تو ہم کس کھیت کی مولی ہیں؟''

حضرت شاہ صاحبؒ نے انہیں بیٹھنے کا حکم کرتے ہوئے فرمایا: ''ان صاحب نے ہماری تعریف میں مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے اور یہ حقیقت ہم پر منکشف ہوچکی ہے کہ اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت نہ کرسکے تو ہم سے گلی کا کتا بہتر ہے۔'' مجمع دھاڑیں مار کر رونے لگا، تو حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا: ''صحیح کہہ رہا ہوں کہ کتا تو اپنے مالک کے لئے جان قربان کردے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کچھ نہ کرسکیں۔''

حضرت شاہ صاحبؒ کے ساتھ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ، مولانا نجم الدین، مولانا محمد حسین کولوتارڑوی، مولانا بدر عالم میرٹھیؒ، مولانا ابوالوفا شاہجہانپوریؒ اور دیگر بہت سارے علماء کرام تشریف لائے۔

قادیانیوں کی طرف سے ان کا چوٹی کا وکیل اور مناظر جلال الدین شمس پیش ہوا، دین پور شریف کے بانی حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ ضعف وعوارض اور بڑھاپے کے باوجود عدالت میں تشریف فرما رہے۔ حضرت شاہ صاحب اور آپ کے رفقاء کرام کے بیانات کئی مرتبہ ''بیانات علماء ربانی'' کے نام سے چھپ چکے ہیں۔

حضرت شاہ صاحبؒ نے بہاولپور کے عظیم عالم دین مولانا محمد صادقؒ سے فرمایا تھا کہ: ''اگر فیصلہ میری زندگی میں آ گیا تو سُن لوں گا، بصورت دیگر میرے مرنے کے بعد آپ میری قبر پر آ کر فیصلہ سنائیں۔'' چنانچہ آپ کی وفات کے بعد ۷رفروری ۱۹۳۵ء کو جج محمد اکبر خانؒ نے عظیم الشان فیصلہ سنایا تو مولانا محمد

صادقؒ دیوبند تشریف لے گئے اور حضرت شاہ صاحبؒ کی قبر مبارک پر کھڑے ہوکر وہ پورا فیصلہ سنایا۔

تراسی سال کے بعد ۷؍فروری ۲۰۱۸ء کو اس فیصلہ کی یاد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پریس کلب بہاولپور میں ایک سیمینار منعقد کیا جس کی صدارت مقامی امیر حاجی سیف الرحمن مدظلہ نے کی۔ سیمینار سے معروف خطیب مولانا عبدالکریم ندیم، محمد اسماعیل شجاع آبادی، قاری غلام یاسین صدیقی، مفتی ارشاد احمد سابق ایم پی اے، سیدتابش الوری، مولانا محمد اسحاق ساقی، جمعیت اہلحدیث کے مظفر علی ظفر، جمعیت علماء اسلام پنجاب کے ناظم اعلیٰ مولانا سیّد مفتی مظہر شاہ اسعدی، جماعت اسلامی کے حکیم اکرام الحق، جمعیت علماء پاکستان کے پروفیسر عون محمد سعیدی اور مولانا صہیب احمد سمیت کئی ایک عمائدین نے خطاب کرتے ہوئے امام العصر حضرت علامہ سیّد انور شاہ کشمیریؒ، شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹویؒ، مولانا ابوالوفا شاہجہان پوریؒ، مولانا محمد صادقؒ، نواب آف بہاولپور نواب محمد صادق خامس عباسیؒ، جج محمد اکبر خانؒ، علامہ رحمت اللہ ارشد، سمیت مقدمہ میں دلچسپی لینے اور خدمات سرانجام دینے والے تمام عمائدین کو خراج تحسین پیش کیا۔

مقررین نے کہا کہ مقدمہ بہاولپور کا فیصلہ ایک ’’ریفرنس بک‘‘ حوالہ جاتی کتاب کی حیثیت رکھتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں اس کے بعد جتنے فیصلے آئے، تمام فیصلہ جات کی بنیاد فیصلہ مقدمہ بہاولپور بنا، جس میں سب سے پہلے عدالتی سطح پر قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا تھا اور نکاح کو کالعدم قرار دیا گیا تھا۔ مقررین نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کا شکریہ ادا کیا کہ مجلس نے ’’گاہے گاہے باز خواں ایں پارینہ را‘‘ پر عمل کرتے ہوئے، اس فیصلہ کی یاد میں سیمینار منعقد کیا۔

ختم نبوت کانفرنس بورے والا:

جامعہ عربیہ اسلامیہ بورے والا تحریک ختم نبوت کا مرکز رہا ہے۔ اس کے بانی مولانا شیخ احمدؒ تھے، جو ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں جاں بحق ہوئے۔ ان کے بعد مدرسہ کے مہتمم مولانا حافظ عبدالرحیم نعمانیؒ تھے، جن کا اصلاحی تعلق قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے تھا جو ہماری پوری جماعت کے پیرو مرشد تھے۔ موصوف جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کی مرکزی شوریٰ کے رکن رہے اور میرے تعلیم کے زمانہ میں ہر سال ایک یا دو مرتبہ آپ جامعہ میں تشریف لاتے اور رقم ان کی زیارت سے مشرف ہوتا رہا۔ آپ کی رحلت کے بعد آپ کے برادرزاد مولانا عبدالرؤف نوجوان اور باہمت عالم دین ہیں۔ ۱۶؍فروری جامعہ عربیہ اسلامیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تعاون سے انہوں نے ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا اور اسی موقع پر انہوں نے جامعہ کی مسجد کی

تعمیر جدید کا سنگ بنیاد بھی رکھنے کا پروگرام ترتیب دیا۔ چنانچہ جمعہ کی نماز سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم نے جامع مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور مسجد کی تعمیر اور عقیدۂ ختم نبوت کے فضائل بیان کئے۔ مغرب کی نماز کے بعد دوسری نشست شروع ہوئی، اس نشست کا آغاز قاری عبدالماجد حاصل پوری کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ختم نبوت کانفرنس سے جامعہ خیرالمدارس ملتان کے استاذ مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی، مجلس احرار اسلام کے نائب امیر سید محمد کفیل بخاری، جامعہ فاروقیہ شجاع آباد کے مہتمم و شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد صدیقی، جامعہ حنفیہ بورے والا کے مہتمم مولانا قاری محمد طیب حنفی، جامعہ الفاروق کے خطیب مولانا راؤ منور احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور آخری خطاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خانیوال کے امیر مولانا عبدالماجد صدیقی مدظلہ نے فرمایا۔ کانفرنس کی تشہیر میں ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی نے خوب محنت کی۔ جامعہ کے مہتمم اور انتظامیہ لائق تحسین ہے کہ انہوں نے ایک عرصہ کے بعد ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا۔ کانفرنس میں ۱۰؍ مارچ کو لاہور میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں شرکت کا وعدہ لیا۔

جامعہ حنفیہ بورے والا:

جامعہ کے بانی و مہتمم حضرت مولانا قاری محمد طیب حنفی مدظلہ ہیں، جنہوں نے قدیم وجدید علوم کی درسگاہ کا آج سے تیس سال قبل آغاز فرمایا۔ جامعہ سے پرائمری ۷۸۰ طلبہ، مڈل ۶۳۸، میٹرک ۳۹۳، ایف اے ۳۲۷، بی اے ۱۳۵ اور ایم اے ۴۷ طلبا نے کیا۔ جامعہ میں اس وقت ۷۳۰ طلبا زیر تعلیم ہیں۔ جامعہ کے زیر اہتمام کئی شاخیں کام کررہی ہیں، جن میں ۸۳۵ طلبا زیر تعلیم ہیں۔ راقم الحروف (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی) کا عرصہ دراز سے جامعہ میں آنا جانا ہے۔

جامعہ عربیہ کی کانفرنس سے فارغ ہوکر رات کا آرام و قیام مولانا عبدالستار گورمانی کی معیت میں جامعہ حنفیہ میں رہا۔ جامعہ حنفیہ میں حضرت قاری صاحب کے بقول دورۂ حدیث شریف تک طلبا کرام تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ۱۷؍ فروری کو صبح کی نماز کے بعد راقم الحروف نے اوصاف نبوت کے عنوان پر جامعہ کے طلبا اور اساتذہ اور نمازیوں سے خطاب کیا۔

جامعہ خالد بن ولید، وہاڑی:

جامعہ کے بانی و مہتمم مولانا ظفر احمد قاسمی مدظلہ ہیں، جنہوں نے شہری فضا سے بہت دور ٹھینگی کالونی میں خوبصورت جامعہ تعمیر فرمایا۔ جہاں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق میں سینکڑوں طلبا تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ جامعہ حنفیہ سے فارغ ہوکر ہم جامعہ خالد بن ولید میں حاضر ہوئے۔ جہاں کراچی مجلس کے روح رواں حضرت مولانا قاضی احسان احمد، فیصل آباد سے ملک کے نامور خطیب مولانا محمد رفیق جامی حفظہ اللہ بھی تشریف لے آئے اور عصر کی نماز کے بعد جامعہ کی عظیم مسجد میں خطاب کیا۔

وہاڑی میں ختم نبوت کانفرنس:

۱۷؍ فروری نماز مغرب کے بعد وہاڑی کی شرقی کالونی کی جامع مسجد سے ملحقہ پلاٹ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مرکزی نائب امیر حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم نے کی اور شیخ الحدیث مولانا ظفر احمد قاسم مدظلہ کی سرپرستی اور مقامی امیر حافظ شبیر احمد کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد رفیق جامی فیصل آباد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان اور آخری خطاب مرکزی نائب امیر حضرت اقدس حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم نے فرمایا۔

مقررین نے کہا کہ ہمارے بزرگوں نے قادیانیوں کے خلاف تقریباً ایک صدی سے زائد عرصہ پُرامن تحریک چلائی اور آئندہ بھی قادیانیت کے مکمل خاتمے تک ہماری پُرامن تحریک جاری رہے گی۔ نیز مقررین نے سینیٹ میں انسانی حقوق کی کمیٹی میں ناموس رسالت کے تحفظ کے قانون میں ترمیم کے خلاف غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ملک عزیز میں ہر چیز برداشت کی جاسکتی ہے لیکن ناموس رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم برداشت نہیں کی جاسکتی۔

چیچہ وطنی میں امیر مجلس کی تعزیت

مولانا محمد ارشاد خطیب مرکزی جامع مسجد چیچہ وطنی بھی اس دار فانی سے کوچ فرماگئے۔ مولانا پنجابی زبان کے بہترین خطیب اور ماہر فن مدرس تھے۔ اللہ پاک نے انہیں افہام وتفہیم کے مادہ سے سرفراز فرمایا تھے۔ مشکل سے مشکل الفاظ کو بہترین اور آسان انداز میں سمجھانے میں اللہ پاک نے انہیں وافر حصہ سے سرفراز فرمایا تھا۔ ایک عرصہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر چلے آرہے تھے، مجلس کے تحریکی معاملات میں بھرپور دلچسپی لیتے۔ راقم کو سال میں کم ازکم دو جمعوں پر خطاب کا موقع ملتا رہا ہے۔ راقم جب بھی حاضر ہوا انتہائی خندہ پیشانی سے پیش آتے اور اپنے دفتر جو اسلاف کے دفاتر کی نشانی تھا، وہی آپ کا ڈرائنگ روم تھا، وہی مہمان خانہ، وہی ان کی کل کائنات تھی۔ اللہ پاک نے انہیں استغناء کے مادہ سے سرفراز فرمایا تھا۔ اصلاحی تعلق میرے شیخ، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم سے تھا بلکہ حضرت شاہ صاحب نے انہیں خلافت سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔ حسن اتفاق کہ آپ کی نماز جنازہ کی امامت بھی آپ کے شیخ و مرشد حضرت شاہ صاحب مدظلہ نے فرمائی۔ راقم جنازہ میں شرکت سے محروم رہا کہ انہیں دنوں ایک روڈ ایکسیڈنٹ کا شکار ہوکر صاحب فراش تھا۔ موصوف اپنے اسلاف کی بہترین یادگار تھے اور اپنی زندگی میں ہی تمام معاملات ادا کئے۔

Regd No: Ss160

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دُنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدِباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- دفاترِ ختمِ نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

اِن تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لیے
زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات
عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت کو دیجئے

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے۔

اپیل کنندگان

- حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب — امیر مرکزیہ
- مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب — نائب امیر مرکزیہ
- حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ — نائب امیر مرکزیہ
- حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب — مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان

فون +92-61-4583486, +92-61-4783486
WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c # 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN # PK068ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT
Account # 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN # PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت، ایم اے جناح روڈ کراچی
فون +92-21-327780337
فیکس +92-21-327780340